

Copyright © 2004 John Wiley & Sons, Ltd.



- [illegible]

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

مفتی محمد امجد علی عظیمی



1000

100

[illegible]

2024年12月25日 星期三  
 2024年12月25日 星期三



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے**  
**”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں**

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ  
 فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **يَبْتَغِي الْمُؤْمِنُ خَيْرًا مِنْ عَمَلِهِ.**  
 ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۳۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

**دومدنی پھول: (۱)** بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

**(۲)** جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

..... (۱) اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

..... (۲) حتی الوسع اس کا باؤ ڈھو اور

..... (۳) قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

..... (۴) اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

..... (۵) اپنا وضو، غسل وغیرہ دُرست کروں گا۔

..... (۶) جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ **فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** ○

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

..... (۷) (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

..... (۸) (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

..... (۹) جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

..... (۱۰) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ ..... (۱۱) جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

..... (۱۲) جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

..... (۱۳) یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔ ..... (۱۴) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

..... (۱۵) (کم از کم ۱۲ عدد دیا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

..... (۱۶) اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

..... (۱۷) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متحدہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرِ ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

۱..... شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲..... شعبہ درسی کتب

۳..... شعبہ اصلاحی کتب

۴..... شعبہ تفتیش کتب

۵..... شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجدِّ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی التوسع سنبھل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرِ شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ



## تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

..... ① ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“

(”صحیح البخاری“، الحدیث: ۷۱، ص ۸)

..... ② ”جو شخص طلبِ علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔“

(”تاریخ بغداد“، رقم: ۱۵۳۵، ج ۳، ص ۳۹۷)

..... ③ ”عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب

گناہ کا اور دوسرا (علمِ دین) نہ سیکھنے کا۔“ (”الفردوس بمأثور الخطاب“، الحدیث: ۳۱۶۵، ج ۲، ص ۲۴۸،  
”الجامع الصغیر“، المسیوطی، الحدیث ۴۳۳۵، ص ۲۶۴)

## پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہارِ شریعت تالیف کر کے فقہ حنفی کو عام فہم اردو زبان میں منتقل کر کے اردو دان طبقے پر احسانِ عظیم فرمایا۔ یہ عظیم الشان تالیف پاک و ہند میں غالباً درجنوں بار طبع ہوئی اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں تک پہنچی۔ فی الوقت بھی متعدد ناشرین اسے شائع کر رہے ہیں، ہر ایک نے اس کتاب کو بہتر سے بہتر انداز میں شائع کرنے کی اپنی سی کوشش کی اور انہیں اس میں کامیابی بھی ہوئی لیکن بعض ناشرین کی نا تجربہ کاری اور بے احتیاطی کے باعث یہ کتاب کتابت کی غلطیوں سے محفوظ نہ رہ سکی اور بعض مقامات پر تو جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز بھی لکھ دیا گیا نیز کسی ایڈیشن میں دو چار مسئلے رہ جانا گویا ناشر کے نزدیک کوئی بات ہی نہ تھی، مسائل تو ایک طرف رہے، آیاتِ قرآنیہ تک میں اغلاط کتابت نظر آئیں۔ ایسے حالات میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدينة العلمية“ نے بہارِ شریعت کو تخریج و تسہیل کے ساتھ پوری آن بان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بہارِ شریعت“ کا حصہ اول مع تخریج و تسہیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو کر قبولیتِ عامہ حاصل کر چکا ہے۔ اب ”بہارِ شریعت“ حصہ دوم مع تخریج و تسہیل آپ کے سامنے ہے۔ جو طہارت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عز و جل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس حصے پر مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شعبۃ تخریج“ کے مدنی علماء نے ان تھک محنت کی ہے جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی ان کے کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

..... ① آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

..... ② آیاتِ قرآنیہ کو متفش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Comma سے واضح کیا گیا ہے۔



3..... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

4..... مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

5..... کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔

6..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مطالع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!  
شعبۃ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہار شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبۃ المدینہ“ صفحہ ۱۰ تا ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔



## ایک نظر ادھر بھی

”بہار شریعت“ کو تالیف ہوئے تقریباً 90 سال ہو چکے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے قدیم الفاظ شامل ہیں جن کا طریقہ اِملاء تبدیل ہو جانے یا نئی زمانہ ان الفاظ کا عام استعمال نہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے اسلامی بھائیوں کو دشواری پیش ہو سکتی تھی۔ اس بات کے پیش نظر شعبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) نے حتی المقدور ”دوسرے حصے“ کے ایسے الفاظ کو ایک جگہ جمع کر کے ان کے سامنے فی زمانہ استعمال ہونے والے الفاظ کو تحریر کر دیا ہے۔

نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط	نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط
1	پتا	پتہ	11	کونیں	کنوئیں
2	تاگا	دھاگا	12	نانج	اناچ
3	تربز	تربوز	13	دہنی	داہنی
4	پرند	پرندہ	14	دہنا	داہنا
5	سپید	سفید	15	زائد	زیادہ
6	سمجھ وال	سمجھ دار	16	لنبی	لمبی
7	سوز	سور	17	لنبا	لمبا
8	طیار	تیار	18	ضرور	ضروری
9	کو آری	کنواری	19	شبیہ	شبہ
10	کو آں	کنواں	20	مونھ	منہ



## تقریظ و تصدیق

از: سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت،  
حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، بہرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت،

**حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان**

**عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ**

(بہارِ شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امامِ اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں):

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے مسائلِ طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت، تصنیفِ لطیفِ اُحیٰ

فی اللہ ذی المجد والجاه، والطبع السلیم، والفکر القویم، والفضل والعلی، مولانا مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرَب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی، مطالعہ کیا، الحمد للہ مسائلِ صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولوی عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے، آمین!“



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الواحد الاحد الصمد. المتفرد في ذاته و صفاته فلا مثل له ولا ضد له ولم يكن له كفوا احد. والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على رسوله و حبيبہ سيد الانس و الجن. الذى انزل عليه القرآن. هدى للناس و بينات من الهدى والفرقان وعلى اله و صحبه ما تعاقب الملوان. على من تبعهم باحسان الى يوم الدين. لاسيما الائمة المجتهدين خصوصا على افضلهم و اعلمهم الامام الاعظم. والهامم الافخم. الذى سبق فى مضمار الاجتهاد كل فارس. وصدق عليه لو كان العلم عند الثريا لناله رجل من ابناء فارس. سيدنا ابى حنيفة النعمان بن ثابت. ثبتنا الله به بالقول الثابت. فى الحياة الدنيا وفى الآخرة. واعطانا الحسنى و زيادة فاخرة. وعلينا لهم و بهم يا ارحم الراحمين. والحمد لله رب العلمين.

## تہمید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں۔ (1) ("جامع الترمذی"، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۴۸۷، ص ۱۶۹۲)

**رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن جدہ** ("جامع الترمذی"، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۴۸۷، ص ۱۶۹۲)۔ پھر جس قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جھٹتا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا، جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابلِ اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔ لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہذا فقیر نے نظرِ خیر خواہی مسلمانانِ بمختصائے **الدين النصيح لكل مسلم**۔ مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امرِ اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں۔

وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

(۱) اس کتاب میں حتیٰ الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے



بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں مستند کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے، دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص منقح حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزار ہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں حُشی الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن مختصر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کر لیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں بلکہ اتباع نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں مفتی بہ صحیح اُصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا وقت ہر شخص عمل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المختار۔ والہ الاطہار۔  
وصحبہ المهاجرین والانصار۔ وخلفائہ الاختان منهم والاصهار۔ والحمد للہ العزیز الغفار۔ وھا  
انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود۔  
اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (۱) (۲۷۷، الذریت: ۵۶)

”جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اُس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقہً آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاح دنیوی و نجات اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن، اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار ہے، جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔



﴿وَلَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَبَجَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾ (۱) (پ ۱۹، الفرقان: ۲۳۔)

”کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرّے کی طرح کر دیا۔“

جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جو اِرح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسم دوم کے احکام و اصناف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اوّل سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اوّل ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جو اِرح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں، عام آئیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز، حج گناہ و روزہ کہ ہر ایک بلا شرکتِ غیرے انھیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مد نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مرتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہے ورنہ گناہ اور سببِ عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عز و جل کو بہت محبوب ہے لہذا ہم کو چاہئے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا ظاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

## کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (۱) (”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحديث: ۱۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳)۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: ”ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے۔“ (۲) (”سنن النسائي“، کتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح بالروم، الحديث: ۹۴۸، ص ۲۱۴۹) اس حدیث کو نسائی نے

شعیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیرِ کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: ”طہارت نصف ایمان ہے۔“ (۳) (”جامع الترمذی“،



حدیث حسن ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صُغْرٰی

(۲) کُبْرٰی

طہارتِ صُغْرٰی وضو ہے اور کُبْرٰی غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدیثِ اصْغَر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدیثِ اکْبَر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

**تنبیہ:** چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

**فرض اعتقادی:** جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر صحیح شرعی قُضد ایک بار بھی چھوڑے، فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ عذابِ نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

**فرض عملی:** وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں حکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فرق و گمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا، اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وضو میں **بسم اللہ** کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرض عملی میں ہر شخص اُسی کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

**واجب اعتقادی:** وہ کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرضِ عملی و واجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر۔

**واجب عملی:** وہ واجب اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قُضد اچھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

**سنت مؤکدہ:** وہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر چاہے ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اساعت اور



کرنا ثواب اور نادرا ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

**سنت غیر مؤکدہ:** وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو موجب عتاب نہیں۔

**مُسْتَحَب:** وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

**مُبَاح:** وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

**حَرَام قَطْعی:** یہ فرض کا مقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قُضد کرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور پچنا فرض و ثواب۔  
**مَكْرُوہ تَحْرِیْمی:** یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

**إِسَاءَات:** جس کا کرنا مذہب اور نادرا کرنے والا مستحقِ عتاب اور التزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

**مَكْرُوہ تَنْزِیْمی:** جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے۔ یہ سنتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

**خلافِ اُولیٰ:** وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔ (1)

(انظر: "بسط الیدین فی السنة والمستحب والمکروهین"، لشیخ الإسلام والمسلمین الإمام

أحمد رضا خان البریلوی.)

ولله الحمد حمداً كثيراً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی.

## وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (2) (پ، ۶، المائدة: ۶)

”یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونہ اور گہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سرور کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔“

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائل و ضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو۔

**حدیث ۱:** امام بخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد



فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔“ (3) (صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... إلخ،

الحدیث: ۱۳۶، ص ۱۴۰)

**حدیث ۲:** صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلاؤ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔“ (1) (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل إسباغ الوضوء علی المکارہ، الحدیث: ۵۸۷، ص ۷۲۲)

**حدیث ۳:** امام مالک و نسائی عبد اللہ صابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو گھٹی کرنے سے مونہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔“ (2) (سنن النسائي، کتاب الطہارۃ، باب مسح الاذنین مع الرأس... إلخ، الحدیث: ۱۰۳، ص ۲۰۹۳)

**حدیث ۴:** بخاری نے باسناد حسن روایت کی کہ ”حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں: میں پانی لایا، انہوں نے مونہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔“ (3) (البحر الزخار المعروف بمسند

البراء، مسند عثمان بن عفان، الحدیث: ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵)

**حدیث ۵:** طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دو نثار ثواب ہے۔“ (4) (المعجم الأوسط

للطبرانی، باب المعجم، الحدیث: ۵۳۶۶، ج ۴، ص ۱۰۶)

**حدیث ۶:** امام احمد بن حنبل نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو گنا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔“ (5) (المسند للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۵۷۳۹، ص ۴۱۷)



**حدیث ۷:** صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۵۵۳، ص ۷۲۰۔

**حدیث ۸:** مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے۔ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۵۵۳، ۵۵۴، ص ۷۲۰۔

**حدیث ۹:** ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو و وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (2) ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء أنه يصلي الصلوات بوضوء واحد، الحدیث: ۶۱، ص ۱۶۳۷۔

**حدیث ۱۰:** ابن خزيمة اپنی صحیح میں راوی کہ عبد اللہ بن بريدة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ”ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا: ”اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔“ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹا وضو کر لیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔“ (3) صحیح ابن خزيمة، باب استحباب الصلاة عند الذنب... الخ، الحدیث: ۱۲۰۹، ج ۲، ص ۲۱۳۔

**حدیث ۱۱:** ترمذی وابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے **بسم اللہ** نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنے وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔“ (4) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء في التسمية في الوضوء، الحدیث: ۳۹۸، ص ۲۵۰۱۔

**حدیث ۱۲:** دارقطنی اور ہیثمی اپنی سنن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس نے **بسم اللہ** کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر **بسم اللہ** وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔“ (5) ”سنن الدار قطنی“، کتاب الطہارۃ، باب التسمية على الوضوء، الحدیث: ۲۲۸، ج ۱، ص ۱۰۸۔

**حدیث ۱۳:** امام بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔“ (6) ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب صفة ایلیس وجنوده، الحدیث: ۳۲۹۵، ص ۲۶۶۔



**حدیث ۱۴:** طہرائی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرما دیتا“ (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (۱) ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، الحدیث: ۱۲۳۸، ج ۱، ص ۳۴۱

**حدیث ۱۵:** اسی طہرائی کی ایک روایت میں ہے کہ ”سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تا وقت کہ مسواک نہ فرمالتے۔“ (۲) ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۵۲۶۱، ج ۵، ص ۲۵۴

**حدیث ۱۶:** صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔“ (۳) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب السواک، الحدیث: ۵۹۱، ص ۷۲۲

**حدیث ۱۷:** امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونہ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔“ (۴) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، الحدیث: ۵۸۶۹، ج ۲، ص ۴۳۸

**حدیث ۱۸:** ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔“ (۵) ”الترغیب والترہیب“ للمنذری، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، الحدیث: ۱۸، ج ۱، ص ۱۰۲

**حدیث ۱۹:** اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔“ (۶) ”معجم الإیمان“، باب فی الطہارات، الحدیث: ۲۷۷۴، ج ۳، ص ۲۶

**حدیث ۲۰:** مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ: ”دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کی چٹنیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، استنجا کرنا، گلّی کرنا۔“ (۷) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب إحصال الفطرۃ، الحدیث: ۶۰۴، ص ۷۲۳

**حدیث ۲۱:** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونہ اس کے مونہ پر رکھ دیتا ہے۔“ (۱) ”البحر الزخار المعروف بمسند البزار“، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۰۳، ج ۲، ص ۲۱۴

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔“ (۲) ”ردالمحار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۳ اور جو انبیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔“

**احکام فقہی:** وہ آیہ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) مونہ دھونا

(۲) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا



(۳) سرکامح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

**فائدہ:** کسی عُضْو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چھڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو (3) "الدرالمختار" و "دالمختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی الفرض القطعی والظنی، ج ۱، ص ۲۱۷۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت (4) (خالع۔) جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ پہنچے گا جس کی تشریح ہر عُضْو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ مَوْضِع حَدَث (5) (جس کا مسح ضروری ہو۔) پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

**۱۔ مونہ دھونا:** شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی (6) (بچے کے دانت جمنے کی جگہ۔) تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونہ ہے اس حد کے اندر چلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (7) "الدرالمختار مع ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۱۶-۲۱۸۔

**مسئلہ ۱:** جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا بچے نہیں اس پر وہیں تک مونہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادتاً بال ہوتے ہیں اور اگر عادتاً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جتنے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۔

**مسئلہ ۲:** مونچھوں یا بھوؤں یا پچی (1) (وہ چند بال جو بچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔) کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو چلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو چلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۴۔ و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۲۰۔

**مسئلہ ۳:** اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔ (3) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۶۔

**مسئلہ ۴:** داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ تھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء والغسل، ج ۱، ص ۴۴۶، ۲۱۴۔

**مسئلہ ۵:** لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، لنگی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادتاً مونہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی



**مسئلہ ۶:** رُخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کٹپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ دائرہ کی گئی ہے ہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ (۶) "الفتاویٰ

الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ۲۲۰.

**مسئلہ ۷:** تھکے کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں تھکے کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ (۷) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۵.

**مسئلہ ۸:** آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مُضر (۱) (نقصان دہ) ہے۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۲۰.

**مسئلہ ۹:** مونہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے مُٹھل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادتہ بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ (۳) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۰۰.

**مسئلہ ۱۰:** آنکھ کے کوئے (۴) (ناک کی طرف آنکھ کا کونہ) پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو خرچ نہیں، نماز ہوگئی، وضو بھی ہو گیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔

**مسئلہ ۱۱:** پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۴۴۴.

**۲- ہاتھ دھونا:** اس حُکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴.

**مسئلہ ۱۲:** اگر گہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ڈرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔ (۷) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۳:** ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے (۸) (زیر، مٹھلے، انگوٹھیاں، پمپیاں) (۹) (بٹنی کی جمع، ایک زیر جو کلائی میں پہنا جاتا ہے)، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لٹھے وغیرہ، اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ (۱۰) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶.

و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۷.

**مسئلہ ۱۴:** ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں (۱۱) (اگلیوں کے درمیان کی جگہ)، اُگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک، ان سب پر پانی بہانا ضروری ہے، اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی



بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہاؤ ضونہ ہوا، مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔ (12) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)،

کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۴۴۵۔

**مسئلہ ۱۵:** بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مُوئڈھے (13) کندھے،

شانے۔) پر دو ہاتھ لٹکے تو جو پڑا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں، مستحب ہے، مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی

الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۔

**۳۔ سر کا مسح کرنا:** چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل

الأول، ج ۱، ص ۵۔

**مسئلہ ۱۶:** مسح کرنے کے لیے ہاتھ تڑھونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی

سے ہاتھ تڑ کر لیا ہو۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۔

**مسئلہ ۱۷:** کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی

نہ ہوگی۔ (4) المرجع السابق، ص ۶۔

**مسئلہ ۱۸:** سر پر بال نہ ہوں تو چلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور

سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ (5) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶۔

**مسئلہ ۱۹:** عمامے، ٹوپی، ڈوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، ڈوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری چھوٹ کر چوتھائی سر کو

تڑ کر دے تو مسح ہو جائے گا۔ (6) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۔

**مسئلہ ۲۰:** سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔ (7) المرجع السابق، ص ۵۔

**۴۔ پاؤں کو گتوں** (8) (گتوں۔) سمیت ایک دفعہ دھونا: (9) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء،

الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۔

**مسئلہ ۲۱:** مچھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (10) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب

الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۸۔ و"الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۷۔

**مسئلہ ۲۲:** بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کرتا گا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا

بہنا درکنار، تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۲۳:** گھائیاں اور انگلیوں کی کڑوٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں (1) (ایڑیوں کے اوپر مونے پٹھے۔) سب کا دھونا

فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۵۔

**مسئلہ ۲۴:** جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصد آپانی بہائے، اگر بلا قصد و

اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینھ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصہ سے دود و قطرے مینھ کے بہ گئے، وہ اعضا



دھل گئے اور سر کا چھوٹا حصہ غم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی گزر گیا، وضو ہو گیا۔ (3)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۰۳۔ و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، أركان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۲۳۔

**مسئلہ ۲۵:** جس چیز کی آدمی کو غمو یا ٹھوس ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاط میں خرچ ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے، اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو، وضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارامٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سُر مکہ جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، کھسی، چھھر کی بیٹ وغیرہ۔ (4) ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب

الوضوء، ج ۱، ص ۲۰۳۔

**مسئلہ ۲۶:** کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (5)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۰۔

**مسئلہ ۲۷:** مچھلی کا سنا اعضائے وضو پر چڑھا کر گھسنا وضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔ (6) ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۲۰۔

## وضو کی سنتیں

**مسئلہ ۲۸:** وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہے، ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔ (7) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: الفرق بین النیۃ والقصد والعزم، ج ۱، ص ۲۳۵-۲۳۸۔

**مسئلہ ۲۹:** بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجہ کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے، زبان سے ذکر الہی منع ہے۔ (1)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: سائر معنی باقی... إلخ، ج ۱، ص ۲۴۱۔

**مسئلہ ۳۰:** اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹھن تک تین تین بار دھوئے۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب

الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۔ و ”الدرالمختار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۴۳۔

**مسئلہ ۳۱:** اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اوٹ لیا کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، پھیل کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹھن تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔ (3) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۶۔

**مسئلہ ۳۲:** یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا



توپانی ناپاک ہو جائے گا۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۔ و "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۷۔

**مسئلہ ۳۳:** اگر کچھو لے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی کھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا، مائے مستعمل (5) (اس کی تفصیل صفحہ ۵۶۲۵۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔) ہو گیا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، رسالۃ النمیقة الأتقی... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳۔ یہ مسئلہ معرکتہ الآراء ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و قتلے قاضی خاں و کافی و خلاصہ وغنیہ و حلیہ و کتاب

الحن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ مبارکہ "السمیفة الانفس فی الفرق بین الملاقی و الملقی" کا مطالعہ کیا جائے۔ (۱۲ منہ)

**مسئلہ ۳۴:** یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کھنی تک ہو بلکہ غیر کھنی نے اگر کھنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں کھنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

**مسئلہ ۳۵:** جب سوکراٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، اراکان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۴۳۔

**مسئلہ ۳۶:** کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے اور مسواک نہ بہت نرم ہونہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ گڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ ٹھنڈی گلیاں کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لٹی ہو، اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ،

مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۰۔) مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آگہ اداۓ سنت ہے اس کی تعظیم چاہیے، دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے، اسی لیے پاخانہ میں ٹھونکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے۔

**مسئلہ ۳۷:** مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھٹھلیاں مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور ٹھٹھی نہ باندھے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل

الثانی، ج ۱، ص ۷۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۰۔

**مسئلہ ۳۸:** دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لٹبائی میں نہیں، چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ (4) "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ۲۵۱۔

**مسئلہ ۳۹:** پہلے دہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر دہنی جانب کے



نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۵۰۔

**مسئلہ ۴۰:** جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھو لے یو ہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۱۔

**مسئلہ ۴۱:** اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے، یو ہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا موڑوں پر پھیر لے۔ (7) "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہارۃ، ص ۶، و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۵۳۔

**مسئلہ ۴۲:** مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے، تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تکبیر رائجہ (1) (سانس بدیودار) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ،

مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۸۔ مسواک وضو کی سنت قبلہ ہے البتہ سنت مؤکدہ اس وقت ہے جبکہ منہ میں بدیو ہو۔ "فتاویٰ رضویہ"، ج ۱، ص ۲۳۳۔ (بترف۔)

**مسئلہ ۴۳:** پھر تین چلو پانی سے تین گلیاں کرے کہ ہر بار مونہ کے ہر پڑے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغہ کرے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۳۔

**مسئلہ ۴۴:** پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جز تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۵:** مونہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو، یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۵۵۔

**مسئلہ ۴۶:** ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے، پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیاں سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرے چھنگلیاں پر ختم کرے اور اگر بے خلال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھائیاں (6) (انہیوں کے درمیان کی جگہ) کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۶۔

**مسئلہ ۴۷:** جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے، ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۷۔ و "فتاویٰ الہندیۃ"،

کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۷۔

**مسئلہ ۴۸:** اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ، کہ تینوں بار میں پورا غصو دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چلو وں کی گنتی نہیں بلکہ پورا غصو دھونے



کی منتفی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو، اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔ (۱) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع

السواک، ج ۱، ص ۲۵۷۔

**مسئلہ ۴۹:** پورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونہ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں، اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا ٹمرا ہے اور ترک سنت مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جو بال مونہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔ (۲) ”الدرالمختار“

و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، أركان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۶۲-۲۶۴، مطلب فی السنة و تعریفها، ج ۱، ص ۲۳۲۔

## وضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے، وہ لکھے جاتے ہیں۔

## مسئلہ ۵۰:

(۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر

(۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی

(۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔

(۴) ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونہ دھونے اور

(۵) مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے

(۶) انگلیوں کی پُشت سے

(۷) گردن کا مسح کرنا

(۸) وضو کرتے وقت کعبہ رو

(۹) اونچی جگہ

(۱۰) بیٹھنا۔

(۱۱) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور

(۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔

(۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی پھیر لینا خصوصاً جاڑے میں۔

(۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

(۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔

(۱۶) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

(۱۷) انگٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔



(۱۸) صاحبِ عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

(۱۹) اطمینان سے وضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو ہو ان کا سا، نماز پڑھوں کی سی، یعنی وضو جلد کریں، ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔

(۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

(۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا

(۲۲) جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کوؤں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلوؤں، گونچوں، گھائیوں، گہنیوں کا بالتھیس خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔

(۲۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر قلعی کیا ہوا۔

(۲۴) اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور

(۲۵) طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف،

(۲۶) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں

(۲۷) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے مونہ پر نہ رکھیں

(۲۸) دہنے ہاتھ سے کٹی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

(۲۹) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳۰) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا

(۳۱) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۲) مونہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

**تنبیہ:** بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو ڈال کر سارے مونہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔

(۳۳) دونوں ہاتھ سے مونہ دھونا

(۳۴) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا

(۳۵) چہرے، اور

(۳۶) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و

نصف پنڈلی تک دھونا



(۳۸) مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گڑی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدار ہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے، اور

(۳۹) کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے، اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہئے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا

(۴۳) زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت قیّت وضو حاضر رہنا، اور

(۴۵) بسم اللہ کہنا، اور

(۴۶) درود، اور

(۴۷) **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (۱)** (مسبح گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سرور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲)

(۴۸) **اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (۱)** (اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ ۱۲) اور

(۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت **اللَّهُمَّ ارْحِنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْحِنِي رَائِحَةَ النَّارِ (۲)** (اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو عطا کر اور جہنم کی بوء سے بچا۔ ۱۲) اور

(۵۰) مونہ دھوتے وقت **اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ (۳)** (اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کچھ مونہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔ ۱۲) اور

(۵۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت **اللَّهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا (۴)** (اے اللہ (عزوجل) میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔ ۱۲) اور

(۵۲) بائیں ہاتھ دھوتے وقت **اللَّهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي (۵)** (اے اللہ (عزوجل) میرا نامہ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ ۱۲) اور

(۵۳) سر کا مسح کرتے وقت **اللَّهُمَّ اَظْلِنِي تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ (۶)** (اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ ۱۲) اور



(۵۳) کَانُوا كَالْمَسْحُورَةِ وَقَالَ اللَّهُ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ (7) اے اللہ

(عزوجل) مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ ۱۲ اور

(۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ (8) اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔ ۱۲ اور

(۵۶) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُ الْأَقْدَامُ (9) اے اللہ (عزوجل) میرا قدم ہل

صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کاس پر قدم لغزش کریں گے۔ ۱۲ اور

(۵۷) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا وَسَعْيِي مَشْكُورًا وَتِجَارَتِي لَنْ تَبُورَ (10) اے

اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ ۱۲ پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی

افضل ہے۔ اور

(۵۸) وَضَوْءٌ فَارِغٌ هُوَ يَهِ يَهِ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (11) اے اللہ

مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔ ۱۲ اور

(۵۹) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفاء امراض ہے، اور

(۶۰) آسمان کی طرف مونہ کر کے سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ

اَتُوبُ اِلَيْكَ (1) (توپاک ہے اے اللہ (عزوجل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری

طرف توبہ کرتا ہوں۔ ۱۲) اور کلمہ شہادت اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔

(۶۱) اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے۔

(۶۲) قدرے نم باقی رہنے دے کہ روز قیامت پہلے کسنا ت میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پتکھا ہے۔

(۶۴) بعد وضو میانی (2) پا جاہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے۔ پر پانی چھڑک لے۔ (3) پانی چھڑکتے وقت میانی کو کڑتے کے

دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وضو کرتے وقت بھی جگہ ہر وقت میانی کو کڑتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔ ”نماز کے احکام“

ص ۱۹، از شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالکلام محمد الیاس عطا قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ (4) ”غنیۃ المتملّی شرح منیۃ المصلّی“، آداب

الوضوء، ص ۲۸-۳۷۔ و ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۶۶-۲۸۰۔ و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول

فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۔

## وضو میں مکروہات

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

(۲) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔



(۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔

(۵) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

(۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا گلّی کرنا۔

(۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

(۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱) مونہ پر پانی مارنا یا

(۱۲) مونہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

(۱۳) ایک ہاتھ سے مونہ دھونا کہ رفاض و ہنود کا شعار ہے۔

(۱۴) گلے کا مسح کرنا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے گلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

(۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔

(۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا

(۱۹) جس کپڑے سے استنجنے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔

(۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔ (۱) (جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند نقود ہیں، جن کا ذکر پانی

کے باب میں آیا ہے اور اس سے وضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں) ۱۲ منہ حفظ رہے

(۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا۔

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یو ہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔ (۲) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۰، مطلب فی

تعریف المکروہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۸۰-۲۸۳. و "الفتاویٰ الہندیۃ"، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۹.

## وضو کے متفرق مسائل

**مسئلہ ۵۱:** اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم پڑھنے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

(۳) "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، فصل: الوضوء علی ثلاثة أقسام، ص ۱۸.

**مسئلہ ۵۲:** طواف کے لیے وضو واجب ہے۔ (۱) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۰۵. و "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹.

**مسئلہ ۵۳:** غسل بجا تبت سے پہلے اور جب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبہ جمعہ و عیدین



اور روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مَرَّوہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے۔ (2) "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، فصل: الوضوء علی ثلاثة أقسام، ص ۱۹.

**مسئلہ ۵۴:** سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ وعیدین قی خطبوں کے لیے اور کتب دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بُت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، تہقیر لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور با وضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔ (3) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی اعتبارات المركب الثام، ج ۱، ص ۲۰۶.

**مسئلہ ۵۵:** جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹.

**مسئلہ ۵۶:** نابالغ پر وضو فرض نہیں (5) "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی اعتبارات المركب الثام، ج ۱، ص ۲۰۲. مگر ان سے وضو کرنا چاہئے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں۔

**مسئلہ ۵۷:** لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے، نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۶۵.

**مسئلہ ۵۸:** چُلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چُلو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چُلو کافی ہے تو پورا چُلو نہ لے کہ اسراف ہوگا۔ (1) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۶۵.

**مسئلہ ۵۹:** ہاتھ، پاؤں، سینہ، پشت پر بال ہوں تو ہر تال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا تڑشوا لے، نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ (2) المرجع السابق، ص ۷۶۹.

**فائدہ:** ولہٰذا ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں

(۱) رجوع الی اللہ و

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

(۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ و

(۴) سورۃ ناس، اور

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ، اور



(۷) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ إِنَّ شَيْئًا يُذْهِبُكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ لَا وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ

بِعَزِّيزٍ ط پڑھنا، کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا، اور

(۸) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا، بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دفع وسوسہ ہے۔ (۳) المرجع السابق، ص ۷۷۰۔

## وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

**مسئلہ ۱:** پاخانہ، پیشاب، وَدِي، مَذِي، مَنِي، کیز، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹۔

**مسئلہ ۲:** اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی، مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ (۵) المرجع السابق، ص ۹-۱۰۔

**مسئلہ ۳:** یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی، مگر ہنوز (۶) (ابھی تک) اُوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۴:** عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقض وضو نہیں (۱) ("جد الممتار" علی "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الوضوء، ج ۱، ص ۱۰۲)، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (۲) "ردالمحتار"،

کتاب الطہارۃ، فصل الإستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء... الخ، ج ۱، ص ۶۲۱۔

**مسئلہ ۵:** مرد یا عورت کے پیچھے سے ہو خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹۔

**مسئلہ ۶:** مرد یا عورت کے آگے سے ہو انکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ چھلتی تک پہنچا، اس سے ہو انکلی تو وضو نہیں جائے گا۔ (۴) المرجع السابق، و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۷۔

**مسئلہ ۷:** عورت کے دونوں مقام پردہ بھٹ کر ایک ہو گئے اسے جب یتح آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔ (۵) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق۔

**مسئلہ ۸:** اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۹:** کھنہ لیا اور دوا بہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی، وضو ٹوٹ گیا۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۱۰:** مرد نے سوراخ ڈگر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو خرنکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا، یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں، مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے خرنکلا، اب وضو جاتا رہا۔ (۸) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۱۱:** خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا، اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا



مسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چمکایا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھریا چمک جاتا ہے یا بخال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا، یا ناک میں انگلی ڈالی، اس پر خون کی سُرخ آگئی مگر وہ خون بہنے کے اہل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (9) المرجع السابق، و

”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۰۔

**مسئلہ ۱۲:** اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔ (1) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۶۔

**مسئلہ ۱۳:** زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر یہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (2) ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰۔

**مسئلہ ۱۴:** زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں، اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں، یوں اگر مٹی یا رکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی حکم ہے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱۔ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۶، و ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، ج ۱، ص ۲۸۱۔

**مسئلہ ۱۵:** پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۶:** آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہاں میں دانہ یا ناصور یا کوئی بیماری ہو، ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے، وضو توڑ دے گا۔ (5) المرجع السابق، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۱۷:** زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کپڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) گٹ کر گرا، وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (6) ”الدرالمختار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۸۔

**مسئلہ ۱۸:** کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائے گا یوں اگر منہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔

**مسئلہ ۱۹:** چھالانا نوج ڈالا اگر اس میں کا پانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (8) المرجع السابق، ص ۱۱۔

**مسئلہ ۲۰:** منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

**فائدہ:** غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔ (9)

المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۱:** جو تک یا بڑی کٹی نے خون چوسا اور اتانی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (10)



**مسئلہ ۲۲:** اگر چھوٹی کٹی یا بچوں یا کھٹل، مجھڑ، کھسی، پوتوں نے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"،

کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱. و "الدرا المختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۲.

**مسئلہ ۲۳:** ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکالا وضو نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب

الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

**مسئلہ ۲۴:** نارو (3) (ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے دانے ہو کر ان میں سے دھاگہ سا نکالا کرتا ہے۔) سے رطوبت بے وضو

جاتا رہے گا اور ڈورا نکالا تو وضو باقی ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجندیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی النواقض، ج ۱، ص ۲۷۵.

**مسئلہ ۲۵:** اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ،

الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

**مسئلہ ۲۶:** مونہ بھر قے کھانے یا پانی یا صبرا (6) (پیلرنگ کا کڑوا پانی۔) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ (7) "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

**فائدہ:** مونہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔ (8) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۷:** بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (9) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۸:** بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا

جب تک مونہ بھر نہ ہو۔ (10) المرجع السابق، و "الدرا المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۱.

**مسئلہ ۲۹:** پانی پیا اور معدے میں اتر گیا، اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا

اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو (11) کھانی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آئے نکلتی ہے۔ لگا اور نکل آیا تو

نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وضو جائے۔ (12) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱،

ص ۱۱.

**مسئلہ ۳۰:** اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے

گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ

علیحدہ مونہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونہ بھر ہو جائیں تو یہ ناقض وضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر

لینا بہتر ہے۔ (13) "الدرا المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، أركان الوضوء أربعة، ومطلب فی حکم کمی الحمصة، ج ۱، ص ۲۹۳.

**مسئلہ ۳۱:** قے میں صرف کیڑے یا سانپ لٹکے وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو

دیکھیں گے مونہ بھر ہے یا نہیں۔ مونہ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الدرا المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، أركان

الوضوء أربعة، ومطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۰.

**مسئلہ ۳۲:** سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو



غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک گھنٹی پر تکبیر لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال (2) (پتی) میں اُتر رہا ہے یا دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جتنے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیئت پر سو گیا، ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصد اُسویا تو وضو بھی گیا، نماز بھی گئی، وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور بلا قصد سویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے۔ (3) (الفتاویٰ

الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲۔ و "الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۶۵۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۴۔

**مسئلہ ۳۳:** دونوں سرین زمین یا کرسی یا بیچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دوزانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زمین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ (4) (المرجع السابق) ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔ (5) (دوبارہ ادا کرنا)۔

**مسئلہ ۳۴:** اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیئت پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا، ورنہ جاتا رہا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی النواقض، نبیہ القوم ان الوضوء من ای نوم، ج ۱، ص ۳۶۷۔

**مسئلہ ۳۵:** گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے۔ (7) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۴۲۵۔

**مسئلہ ۳۶:** بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی، وضو جاتا رہا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲۔

**مسئلہ ۳۷:** اُوٹ گھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۶۷۔

**مسئلہ ۳۸:** جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی، وضو نہ گیا۔ (3) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۳۹:** نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا



ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ ٹو غافل تھا، پکارا، جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وضو لازم ہے۔ (4) المرجع السابق.

**فائدہ:** انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ علاوہ نیند کے اور ناقض سے انبیاء علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمت شان کے، نہ سبب نجاست کے کہ انکے فضلات شریفہ طیب و طاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعث برکت۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نوم الأنبیاء غیر ناقض، ج ۱، ص ۲۹۸.

**مسئلہ ۴۰:** بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۹.

**مسئلہ ۴۱:** بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے ہیں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو، وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نوم الأنبیاء غیر ناقض، ج ۱، ص ۳۰۰. و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲.

**مسئلہ ۴۲:** اگر نماز کے اندر سوتے ہیں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق.

**مسئلہ ۴۳:** اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔ (9) المرجع السابق.

**مسئلہ ۴۴:** اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز با لکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲.

**مسئلہ ۴۵:** مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہونا ناقض وضو ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۰۳. و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۳.

**مسئلہ ۴۶:** اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور امتشاً آلہ نہ تھا عورت کا وضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق.

**مسئلہ ۴۷:** بڑا استنجا ڈھیلے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کودے کر کرے گا وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۹.

**مسئلہ ۴۸:** پھر بیابا لکل اچھی ہوگئی اس کا مردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونہہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا ہے۔



رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۳۵۵۔

**مسئلہ ۴۹:** عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھٹنے یا اپنا پیر یا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے، محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (6) المرجع السابق، ص ۳۵۲۔

## متفرق مسائل

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونہ بھر نہ ہو، پاک ہے۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۴۔

**مسئلہ ۱:** خارش یا پھڑپھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگر چہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰۔

**مسئلہ ۲:** سوتے میں رال جو مونہ سے گرے، اگر چہ پیٹ سے آئے، اگر چہ بدبودار ہو، پاک ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۰۔

**مسئلہ ۳:** مردے کے مونہ سے جو پانی بہے، نجس ہے۔ (3) "الدرالمختار"، المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴:** آنکھ دھو کتے میں جو آنسو بہتا ہے، نجس و ناقض وضو ہے اس سے احتیاط ضروری ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۰۵۔ (اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کڑے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُسے اور آنسو کے شل سمجھتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ ۱۲ منہ)

**مسئلہ ۵:** شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونہ بھر ہے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (5) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۰۶۔ و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۰۔

**مسئلہ ۶:** درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۵۵۔

**مسئلہ ۷:** چٹو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آ سکتا۔ (7) المرجع السابق، ص ۲۵۶۔

**مسئلہ ۸:** مونہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو مونہ سے لگا کر کھٹی کو پانی لیا تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چٹو سے پانی لے کر کھٹی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کھٹی کے لیے پانی لے۔ (8) المرجع السابق، ص ۲۵۹۔

**مسئلہ ۹:** اگر درمیان وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف اتفات نہ کرے، یو ہیں اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔



(9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ومطلب في ندب مراعاة الخلاف... إلخ، ج ١، ص ٣٠٩.

**مسئلہ ۱۰:** جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔ (1) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی التواقض، ج ۱، ص ۷۷۵، ۷۸۶.

**مسئلہ ۱۱:** اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۰.

**مسئلہ ۱۲:** یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضرور نہیں۔ (3) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، ج ۱، ص ۵۶۰، و "الأشباہ والنظائر"، القاعدة الثالثة، البقین لا یزول بالشک، ص ۴۹.

**مسئلہ ۱۳:** یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا (4) (کیا۔) بھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔ (5) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۵۶۰، و "الأشباہ والنظائر"، ص ۴۹.

**مسئلہ ۱۴:** یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عضو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۰.

**مسئلہ ۱۵:** میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے، شیطانی وسوسہ ہے۔ (7) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی التواقض، ج ۱، ص ۷۷۸.



## غُسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا﴾ (8) پ ۶، المائدة: ۶.

”اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿حَتَّى يَطْهَرْنَ﴾ (9) پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

”یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا

غَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا﴾ (1) پ ۵، النساء: ۴۳.

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔“

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔“ (2) ”صحیح

البخاری“، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحدیث: ۲۴۸، ص ۲۲.

**حدیث ۲:** انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر دھنسنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر مٹا اور دھویا، پھر ٹہنی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔“ (3) ”صحیح البخاری“، کتاب الغسل، باب نقض الیدین من

الغسل عن الحنا، الحدیث: ۲۷۶، ص ۲۴.

**حدیث ۳:** بخاری و مسلم میں بروایت اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، کہ ”انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مُشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے



طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، اُم المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب ذلك المرأة نفسها إذا تطهرت من الحيض... إلخ، الحديث: ۳۱۴، باب غسل الحيض، الحديث: ۳۱۵، ص ۲۷.

**حدیث ۴:** امام مسلم نے اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں: ”میں نے عرض کی یہ رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہا لے پاک ہو جائے گی۔“ یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گوندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ (1) ”صحیح

مسلم“، کتاب الحيض، باب حكم ضغائر المغسلة، الحديث: ۷۴۴، ص ۷۳۲.

**حدیث ۵:** ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔“ (2) ”سنن أبی داود“، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل من

الحنابة، الحديث: ۲۴۸، ص ۱۲۴۰.

**حدیث ۶:** نیز ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔“ (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی۔“ تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔ (3) ”سنن أبی

داود“، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل من الحنابة، الحديث: ۲۴۹، ص ۱۲۴۰.

**حدیث ۷:** اصحاب سنن اربعہ نے اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء فی الوضوء بعد الغسل،

الحديث: ۱۰۷، ص ۱۶۴۳.

**حدیث ۸:** ابوداؤد نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد الہی و ثنا کے بعد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔“ (5) ”سنن

أبی داود“، کتاب الحمام، باب النهی عن التعري، الحديث: ۴۰۱۲، ص ۱۰۱۶.

**حدیث ۹:** متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔“ (6) ”جامع الترمذی“، أبواب الأدب، باب ماجاء فی دخول الحمام، الحديث: ۲۸۰۱،



**حدیث ۱۰:** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ”عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں،“ عرض کی ”تہبند باندھ کر جاتی ہیں“ فرمایا: ”اگرچہ تہبند اور گرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔“ (1)

”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب الباء، الحدیث: ۳۲۸۶، ج ۲، ص ۲۷۹.

**حدیث ۱۱:** صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیائیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اِخْتِلَام ہو تو اس پر نہانا ہے فرمایا: ”ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے“ اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونہ ڈھانک لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا عورت کو اِخْتِلَام ہوتا ہے فرمایا: ”ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔“ (2)

”صحیح البعاری“، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، الحدیث: ۱۳۰، ص ۱۴.

**فائدہ:** اُمّات المؤمنین کو اللہ عز و جل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی اِخْتِلَام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اِخْتِلَام میں شیطان کی مُدِاخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمِّ سَلَمَہ کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

**حدیث ۱۲:** ابو داؤد و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اِخْتِلَام یاد نہ ہو فرمایا: ”غُسل کرے“ اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا: ”اس پر غُسل نہیں۔“ اُمِّ سَلَمَہ نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غُسل ہے؟ فرمایا: ”ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔“ (3)

”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء فیمن یتستقیظ و یری بللاً... إلخ، الحدیث:

۱۱۳، ص ۱۶۴۳.

**حدیث ۱۳:** ترمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غُسل واجب ہو جائے گا۔“ (4)

”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء

إذا التقى الختانان وجب الغسل، الحدیث: ۱۰۹، ص ۱۶۴۳.

**حدیث ۱۴:** صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ”وُضُو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو۔“ (5)

”صحیح البعاری“، کتاب الغسل، باب الحنب یتوضأ ثم ینام، الحدیث: ۲۹۰، ص ۲۵.

**حدیث ۱۵:** صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وُضُو فرماتے۔“ (1)

”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز نوم

الجنب... إلخ، الحدیث: ۷۰۰، ص ۷۲۹.

**حدیث ۱۶:** مسلم میں ابوسعید خُدَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وُضُو کر لے۔“ (2)

”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز نوم



**حدیث ۱۷:** ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔“ (3) جامع الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء في الحنب والحائض... إلخ، الحديث: ۱۳۱، ص ۱۶۴۶.

**حدیث ۱۸:** ابوداؤد نے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔“ (4) سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب في الحنب يدخل المسجد، الحديث: ۲۳۲، ص ۱۲۳۹.

**حدیث ۱۹:** ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کُتّا اور جنب ہو۔“ (5) ”سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الحنب يؤخر الغسل، الحديث: ۲۲۷، ص ۱۲۳۸.

**حدیث ۲۰:** ابوداؤد بخاری و ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) خلوق (6) (ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔) (۱۲) میں تھڑا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وضو کر لے۔“ (7) ”سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب في الخلق للرجال، الحديث: ۴۱۸۰، ص ۱۵۲۷.

**حدیث ۲۱:** امام مالک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8) ”الموطأ“ لإمام مالك، کتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مس القرآن، الحديث: ۴۷۸، ج ۱، ص ۱۹۱.

**حدیث ۲۲:** امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔“ (9) ”صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم؟، الحديث: ۸۹۴، ص ۷۰.

## غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) **کُلتی:** کہ منہ کے ہر پُڑے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کُلتی کہتے ہیں اگر چہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے، یوں غسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز، بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کرٹ میں، حلق کے کنارے تک پانی بہے۔ (1) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة،



**مسئلہ ۱:** دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جمی ہو تو اُس کا ٹھنڈا ضروری ہے، اگر چھڑانے میں ضرر اور خرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے، اور اگر چھڑانے میں ضرر اور خرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ"، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۰۔

**مسئلہ ۲:** یوں ہی پلٹا ہوا دانت تار سے یا اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے، یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں خرج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے، اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔ (3) "الفتاویٰ الرضویۃ"، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۵۳۔

(۲) **ناک میں پانی ڈالنا** یعنی دونوں نٹھوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کونوٹھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر ریٹھ کو ٹھکائی ہے تو اس کا ٹھنڈا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی أبحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۲، و "الفتاویٰ الرضویۃ"، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۲، ۴۴۳۔

**مسئلہ ۳:** بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو (1) (ایک زیور جو کہ ناک میں پہنتے ہیں تو ناک کا سوراخ اگر بند نہ ہو۔) تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ"، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۵۔

(۳) **تمام ظاہر بدن** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے ٹکڑوں تک جسم کے ہر پڑے، ہر دھنگے پر پانی بہ جانا، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے، نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا (3) (مرجع السابق ص ۴۴۳)، لہذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا، ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ سے نوک تک لینا ضروری ہے، کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں تھا کہ سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔

(۳) بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا۔



(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونہ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونہ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) دُضم کا ہر زونگلا جڑ سے نوک تک۔

(۱۳) ران اور پیڑ (۱) (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سرین کے ملنے کی جگہ ٹھو صاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ذکروائینین (۲) (دھیے (فوطے) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔ (۱۹) انٹینین کی سطح زیریں جوڑ تک

(۲۰) انٹینین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر

پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (۳۲) پستان و شکم

کے جوڑ کی تحریر (۲۴) فرج خارج (۳) (عورت کی شرمگاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے،

ہاں فرج داخل (۴) (شرمگاہ کے اندر وئی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں، مستحب ہے۔ یوہیں اگر خض و نفاس سے

فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (۵)

”الفتاویٰ الرضویۃ“، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۴۸، ۴۵۰۔ (۲۵) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو پھر انا ضروری

ہے۔

**مسئلہ ۴:** بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (۶) ”الذرا المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب

الطہارۃ، مطلب فی أبحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۶۔ و ”الفتاویٰ الرضویۃ“، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۵۲۔

**مسئلہ ۵:** کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا خرج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی

بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی

جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے

لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر



کھولنا ممکن ہو، کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو، اگرچہ یو ہیں کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے، کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ (7)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵۔

**مسئلہ ۶:** زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو ٹکھی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرہ پر بھیگاہا تھ پھیر لے، غسل ہو جائے گا، بعد صحت سردھو ڈالے، باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1)

الغسل، ج ۱، ص ۴۵۶، ۴۶۰، ملخصاً۔ و ”منحة الخالق“ علی ”البحر الرائق“، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۸۷۔

**مسئلہ ۷:** پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے لیے مکھی چھڑ کی بیٹ اگر لگی ہو تو غسل ہو جائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے، پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔ (2)

الفتاویٰ الرضویۃ، (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۴۵۵۔

**غسل کی سنتیں (3)**

لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اُس میں وہ شئی نفسہ بھی سنت ہے اور اُس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔ ۱۲ منہ

(۱) غسل کی نیت کر کے پہلے

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر

(۳) استنجنے کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر

(۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر

(۵) نماز کا ساؤضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر

(۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑے خصوصاً جاڑے میں پھر

(۷) تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر

(۸) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر

(۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر

(۱۰) جائے غسل سے الگ ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور

(۱۱) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور

(۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور

(۱۳) ملے اور

(۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے، اگر

اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے، مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور



(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن کو چھو ڈالے تو حرج نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۴ و "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۲۵، ۳۱۹۔

**مسئلہ ۱:** اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے، بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات، غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں، مگر سر نہ کھلا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔ (۲) "مراقی الفلاح"، کتاب الطہارۃ، فصل فی آداب الاغتسال، ص ۲۵۔

**مسئلہ ۲:** اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو، یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تکلیف یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ منہ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (۳) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: سنن الغسل، ج ۱، ص ۳۲۰۔

**مسئلہ ۳:** سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار مُعین نہیں، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے، ایک لمبا چوڑا، دوسرا دبلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، علیٰ ہذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶ و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحندیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۶۲۶، ۶۲۷۔

**مسئلہ ۴:** عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جاسکتا ہے مگر سر نہ کالنا ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے سر نہ کھول کر نہانا حرام ہے۔

**مسئلہ ۵:** بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ (۵) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۲۔

## غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) مٹی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے ٹکنا سببِ فرضیتِ غسل ہے۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب

الطہارۃ، أركان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۳۲۵۔

**مسئلہ ۱:** اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب ٹکلی تو غسل واجب نہیں، ہاں وضو جاتا رہے گا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰۔



**مسئلہ ۲:** اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی، پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا، اب منی باہر ہوئی، تو اگرچہ باہر نکلتا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہذا غسل واجب ہوا، اسی پر عمل ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۴۔

**مسئلہ ۳:** اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیں قدم چلنے کے نہ لیا اور نماز پڑھ لی، اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی، اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیں قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلا شہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴:** اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے، اگرچہ خواب یا دہ ہو، اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا قودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یا دہ ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یا دہ نہیں تو غسل نہیں، ورنہ ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۴-۱۵۔

**مسئلہ ۵:** اگر احتلام یا دہ ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں، غسل واجب نہیں۔ (6) المرجع السابق، ص ۱۵۔

**مسئلہ ۶:** اگر سونے سے پہلے شہوت تھی، آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یا دہ نہیں، تو غسل واجب نہیں، جب تک اس کے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی، مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں، بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے۔ (1) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۱، ۳۳۲۔

**مسئلہ ۷:** بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا، غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب، مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵۔

**مسئلہ ۸:** کسی کو خواب ہوا، اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو، پھر جب شدید جاتی رہی چھوڑ دیا، اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا۔ (3) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۵۱۷۔



**مسئلہ ۹:** نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی، مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی، اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

**مسئلہ ۱۰:** کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، آنکھ کھلی تو ندی پائی، غسل واجب ہے۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۱:** رات کو احتلام ہوا، جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد منی نکلی، غسل اب واجب ہوا، اور وہ نماز ہوگئی۔ (6) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۲:** عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے، غسل واجب نہیں۔ (7) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۳:** مرد و عورت ایک چار پائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی، اور ان میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے، احتیاط یہ ہے بہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۳.

**مسئلہ ۱۴:** لڑکے کا بکھو غ احتلام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے۔ (9) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶.

(۳) خُفْہ یعنی سر ڈ کر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا، دونوں پر غسل واجب کرتا ہے، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، انزال ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغ کو بھی نہانے کا حکم ہے، اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ومطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۲۸.

**مسئلہ ۱۵:** اگر خُفْہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضو تناسل میں کا اگر خُفْہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو خُفْہ

داخل ہونے کا ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

**مسئلہ ۱۶:** اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے، جس کی مثل سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو، وطی کی، تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ (3) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۷:** عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کو آری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقتِ مجامعت سے جب تک غسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ (4) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۸:** عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثل ڈ کر کے بنا کر داخل کی، تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو خُفْہ کے غائب ہونے ہی سے غسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو، غسل واجب نہیں۔



یو ہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر انزال و وجوبِ غسل نہ ہوگا اور شکلِ انسانی میں ہے تو صرف غُیبتِ کُفہ (5) (مرڈ گرچھپ جائے۔) سے واجب ہو جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ،

مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۵، ۳۲۸۔

**مسئلہ ۱۹:** غسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیۃ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا، البتہ وضو جاتا رہے گا۔ (7) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۴۔

**فائدہ:** ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حیض سے فارغ ہونا۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۳۴۔

(۵) نفاس کا ختم ہونا۔ (2) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۰:** بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ،

الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۔ حیض و نفاس کی کافی تفصیل ان شاء اللہ الجلیل حیض کے بیان میں آئے گی۔

**مسئلہ ۲۱:** کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی، اگرچہ اسلام سے پہلے

حیض و نفاس سے فراغت ہو چکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں

یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نزم بانے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے

ادانہ نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے گھٹی کافر فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی

بجالاتیں، غرض جتنے اعضا کا دھلنا غسل میں فرض ہے، جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دھل چکے

تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہوا تھے کا دھو لینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا

غسل کرے۔ (4) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی رطوبة الفرج، ج ۱، ص ۳۳۸۔

**مسئلہ ۲۲:** مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر

کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہوں گے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی رطوبة الفرج، ج ۱، ص ۳۳۷۔

**مسئلہ ۲۳:** پانی میں مسلمان کا مردہ ملا، اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادے سے

نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غسل ہو گیا، ورنہ ناب نہلا نہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الحادی والعشرون

فی الجنائز، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۵۸۔

**مسئلہ ۲۴:** جمعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و

حاضری حرم و حاضری سرکارِ اعظم و طواف و دخولِ منیٰ اور حروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شپِ برات اور

شپِ قدر اور عرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانا کے بعد اور مجنون

کو جنون جانے کے بعد اور غشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے



لیے اور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی اور سخت آندھی کے لیے اور بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غسل مستحب ہے۔ (۱)

”تنویر الأبصار“ و ”الدرالمختار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۳۹-۳۴۱۔

**مسئلہ ۲۵:** حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں:

(۱) وقوف مزدلفہ۔

(۲) دخول منیٰ۔

(۳) جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

(۴) دخول مکہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین کچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی، یوہیں اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہوں گے۔ (۲)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی یوم عرفة افضل

من یوم الجمعة، ج ۱، ص ۳۴۲۔

**مسئلہ ۲۶:** جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔

**مسئلہ ۲۷:** عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔

**مسئلہ ۲۸:** جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی، سب ادا ہو گئے، اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کر لے۔ (۳)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱،

ص ۱۶۔

**مسئلہ ۲۹:** عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی مول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔ (۴)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: یوم

عرفة... إلخ، ج ۱، ص ۳۴۳۔

**مسئلہ ۳۰:** جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (۵)

”سنن أبی داود“، کتاب الطہارۃ، باب الجنب یؤخر الغسل، الحدیث: ۲۲۷، ص ۱۲۳۸۔

اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ مونہ دھو لے، کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اختلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

**مسئلہ ۳۱:** رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت



سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں، مگر مناسب یہ ہے کہ غرغره اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

**مسئلہ ۳۲:** جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا پو لی مٹھوئے یا بے مٹھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگلی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگلی، حرام ہے۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء...

الخ، ج ۱، ص ۳۴۳

**مسئلہ ۳۳:** اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں خرچ نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا، تو جائز ہے، گرتے کی آستین، دوشے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے مٹھو نا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے پو لی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... الخ، ج ۱، ص ۳۴۳

**مسئلہ ۳۴:** اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا اَدائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا خیر پریشان پر اَنَا لِلّٰهِ وَ اَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا یا بے نیت شاپوری سورۃ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۃ حشر کی کچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ خرچ نہیں، یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بے نیت شاپڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بے نیت شانی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے، نیت کو کچھ دخل نہیں۔ (۳)

"الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۹۵، ۸۲۰۔

**مسئلہ ۳۵:** بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یاد دیکھ کر پڑھے تو کوئی خرچ نہیں۔ (۴) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... الخ، ج ۱، ص ۳۴۸۔

**مسئلہ ۳۶:** روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ، مگر جبکہ خاص بے نیت شفا ہو۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... الخ، ج ۱، ص ۳۴۸۔

**مسئلہ ۳۷:** قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا حکم ہے۔

**مسئلہ ۳۸:** قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ خرچ نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، آرکان الوضوء اربعۃ، ج ۱، ص ۳۴۹۔



**مسئلہ ۳۹:** ان سب کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی پڑے سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو خرَج نہیں مگر مَوْضِعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

**مسئلہ ۴۰:** ان سب کو تورات، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس

فی الدعاء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔

**مسئلہ ۴۱:** درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں خرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا گھلی کر کے پڑھیں۔

(4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۲:** ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (5) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۳:** مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے گفنا کر، لحد کھود کر، ایسی جگہ دفن کر

دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینقل الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۵۴۔

**مسئلہ ۴۴:** کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔ (7) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۵:** قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علیٰ حسب مراتب۔ (8)

المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۶:** کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی

چیز نہ رکھی جائے۔ (1) "الدرالمختار"، المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس، ج ۵، ص ۳۲۴۔

**مسئلہ ۴۷:** مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑ یا باندھنا، جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں

لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینقل الدعاء... إلخ،

ج ۱، ص ۳۵۴، ۳۵۶۔

## پانی کا بیان

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ (3) پ: ۱۹، الفرقان: ۴۸۔

”یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفْمَ بِهِ وَيُدْهَبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ﴾ (4) پ: ۹، الانفال: ۱۱۔

”یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔“

**حدیث ۱:** امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم

میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے“ (یعنی تھوڑے پانی میں جو درود درود نہ ہو کہ وہ درود بہتے

پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: ”اس میں سے لے لے۔“ (5) ”صحیح



**حدیث ۲:** سُنُّنُ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (6) "سنن ابی داود"، کتاب

الطہارۃ، باب النہی عن ذلك، الحدیث: ۸۲، ص ۱۲۲۸۔

**حدیث ۳:** امام مالک و ابوداود و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں، تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں۔ فرمایا: "اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال" (1) ("جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء فی ماء البحر أنه طہور، الحدیث: ۶۹، ص ۱۶۳۸) یعنی مچھلی۔

**حدیث ۴:** امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: "دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔" (2) "سنن الدار قطنی"، کتاب الطہارۃ، باب الماء السخن، الحدیث: ۸۵، ج ۱، ص ۵۴۔

## کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں

**تنبیہ:** جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز۔  
**مسئلہ ۱:** میٹھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔

(3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۵۷۔

**مسئلہ ۲:** جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت، پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ثنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وضو غسل جائز نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی حدیث ((لا تسما العنب الکرم))، ج ۱، ص ۳۶۰۔

**مسئلہ ۳:** اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ثنا ہو جیسے صابون یا پیری کے پتے، تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر سٹو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔ (5) "الدرالمختار"، المرجع

السابق، ص ۳۸۵۔

**مسئلہ ۴:** اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلہ بن نہ گیا جیسے ریتا، چونایا تھوڑی زعفران، تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آ جائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں۔

یوہیں پڑیا کا رنگ، اور اگر اتنا دودھل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہو تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پڑنے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ خرچ نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔ (6) "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی أن التوضی من العوض... إلخ، ج ۱، ص ۳۶۹۔

**مسئلہ ۵:** بہت پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نجاست پڑنے سے



ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بویا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بویا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں، یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے، یا پانی کے رنگ، مزہ، بو ٹھیک ہو جائیں، اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بو کو بدل دیا تو وضو غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔<sup>(1)</sup> "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی أن التوضی من الخ، ج ۱، ص ۳۷۰.

**مسئلہ ۶:** مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے، اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر، مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی، جب تک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے، یہی صحیح ہے<sup>(2)</sup> درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور ضاب پھر مغمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔ ۱۲ منہ اور اسی پر اعتماد ہے۔<sup>(3)</sup> "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: الأصح أنه لا يشترط في الحرمان المعد، ج ۱، ص ۳۷۲.

**مسئلہ ۷:** چھت کے پر نالے سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو، اگرچہ نجاست پر نالے کے منہ پر ہو، اگرچہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے، یہی صحیح ہے<sup>(4)</sup> ہکذا فی ردالمختار عن الحلیۃ و فی الہندیۃ عن المحيط و العنایۃ و الثنائار حانیہ ۱۲ منہ حفظہ ربہ اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے، نجس ہے۔<sup>(5)</sup> "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۷.

**مسئلہ ۸:** یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ، یا بو، یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزائے بہتے جارہے ہوں کہ جو چٹو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔<sup>(6)</sup> "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۳۸.

**مسئلہ ۹:** نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزائے محسوس ہوں یا اس کا رنگ و محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔<sup>(7)</sup> المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۰:** دس ہاتھ لنبہ، دس ہاتھ چوڑا، جو حوض ہو، اسے دہ درہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں بیس ہاتھ لنبہ، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لنبہ، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لنبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو<sup>(1)</sup> "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۴، ۲۸۷. اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لنبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

**تنبیہ:** حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی



سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر وہ درودہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنالیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے، بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى...

الخ، ج ۱، ص ۳۷۸، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۴.

**مسئلہ ۱۱:** وہ درودہ (3) والمسألة مصرحة في هبة الحیر بما لا مزيد عليه من شاء الاطلاع فليراجع إليها. ۱۲ منه حفظه ربه

حوض میں صرف اتنا ذل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ یا چٹو میں پانی لینے سے زمین نہ گھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین گھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا، ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ، یا یو، یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصد اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۴.

**مسئلہ ۱۲:** بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا گڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، بھتی، اس کے اتصال کو مانع نہیں۔ (5) "علاصة الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، ج ۱، ص ۴. و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)،

کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۱۸۹.

**مسئلہ ۱۳:** بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مہا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے، دوسری طرف وضو کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... الخ،

ج ۱، ص ۳۷۵.

**تنبیہ:** جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۱۴:** ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ ترجیح نہیں، اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو، ہاں اس میں گئی کرنا ناپاک سکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔ (2) "منیۃ المصلیٰ"، فصل فی الحیاض، الحوض إذ کان

عسرافی عشر، ص ۶۷. و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۲.

**مسئلہ ۱۵:** تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لنبائی چوڑائی متصل، بقدر وہ درودہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وضو کیا، جائز ہے، اگرچہ اس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل وہ درودہ نہیں اور اس میں نجاست پڑی تو ناپاک ہے، پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر وہ درودہ پچھل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردا

لمختار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... الخ، ج ۲، ص ۳۸۰.



**مسئلہ ۱۶:** اگر تالاب خشک میں نجاست پڑی ہو اور میںھ برسا اور اس میں بہتا ہو پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے وہ درودہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس میںھ سے وہ درودہ سے کم رہا، دوبارہ بارش سے وہ درودہ ہو تو سب نجس ہے۔ ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔ (۴) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۳۷۰۔

**مسئلہ ۱۷:** وہ درودہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی وہ درودہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے (۵) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔ ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۱۸:** چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر وہ درودہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہا دے تو پاک ہو جائے گا۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹، ۱۷۔

**مسئلہ ۱۹:** کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر وہ درودہ نہیں اور نیچے وہ درودہ یا زیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ وہ درودہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۲۰:** حُتھ کا پانی پاک ہے (۲) کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کوئی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہوگا۔ ۱۲ منہ اگرچہ اس کے رنگ، بو، و مزے میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے۔ بقدر (۳) مثلاً سارا وضو کر لیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہو گیا اور حُتھ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو اسے حتم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضا میں بو آگئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے نماز پڑھے کہ بو اڑ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وضو نہ چاہیے۔ ۱۲ منہ کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ (۴) "الفتاویٰ الرضویۃ"، (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۳۲۰۔

**مسئلہ ۲۱:** جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یوہیں اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پوہ ریا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد وہ درودہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو خرچ نہیں۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۴۳۔

ملخصاً۔

**مسئلہ ۲۲:** اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)،



**مسئلہ ۲۳:** اگر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈالاجیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے، تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسی ڈول کر گھیرا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا، مستعمل نہ ہوگا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں، خیال رکھنا چاہیے۔ (7) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)،

کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۱۱۷۔ و"فتح القدیر بشرح الہدایۃ"، کتاب الطہارات، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء وما لا یجوز، ج ۱، ص ۶۶۔

**مسئلہ ۲۴:** مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھرے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔ (1) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۲۰۔

**مسئلہ ۲۵:** پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا، یوہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں، یوہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔ (2) المرجع السابق، ص ۱۲۰۔

**مسئلہ ۲۶:** کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربو کا پانی اور گتے کا رس۔ (3) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۵۹۔

**مسئلہ ۲۷:** جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے، بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے، پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۴۶۴۔

**مسئلہ ۲۸:** چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۵۔

**مسئلہ ۲۹:** کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الکراہیۃ، الباب الأول، ج ۵، ص ۳۰۸۔

**مسئلہ ۳۰:** نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے، اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گتہا گروہا، یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے



ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب

المیاء، ج ۲، ص ۵۲۷، ملخصاً۔

**مسئلہ ۳۱:** نجاست نے پانی کا مزہ، بو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵۔

## کوئیں کا بیان

**مسئلہ ۱:** کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک کڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری، اُس کا کل پانی نکالا جائے۔ (۳) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب

المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۷۔

**مسئلہ ۲:** جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا، یو ہیں مرغی اور بٹ (۴) (بٹ۔) کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا، ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔ (۵) "غنیۃ المتملی"، فصل فی

البئر، ص ۱۶۲۔

**مسئلہ ۳:** میٹنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گرجائیں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کیوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل، شکار، باز کی بیٹ گرجائے تو ناپاک نہ ہوگا، یو ہیں پُچھ ہے اور چمگاڈ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (۶) المرجع السابق، و "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۴:** پیشاب کی بہت باریک بُدکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ (۷)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۴۲۲۔

**مسئلہ ۵:** جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا، یو ہیں ڈول، رستی، گھڑا جن میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا، پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہو جائے گا۔ (۸) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰۔

**مسئلہ ۶:** کوئیں میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اور دُموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کر مر جائے تو کل پانی نکالا جائے۔ (۹) المرجع السابق، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۷:** مرغی، بٹی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دُموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مرکز بھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۳، ص ۲۷۵، و "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۸:** اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق۔



**مسئلہ ۹:** چھپکلی یا چوہے کی ذم کٹ کر کونیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۰۔

**مسئلہ ۱۰:** لٹی نے چوہے کو دبوا اور زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر کونیں میں گر اکل پانی نکالا جائے۔

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷۔

**مسئلہ ۱۱:** چوہا، چھپکلی، چڑیا، یا چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور ذموی کونیں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تیس تک نکالا جائے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۱۲:** کبوتر، مرغی، لٹی، گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ص ۴۱۴۔

**مسئلہ ۱۳:** آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔ (7) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

**مسئلہ ۱۴:** جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰۔

**مسئلہ ۱۵:** دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے، اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷۔

**مسئلہ ۱۶:** دو بلیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔ (10) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۷:** مسلمان مردہ بعد غسل کے کونیں میں گر جائے تو اصل پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بننے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بننے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہو گیا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸۔

**مسئلہ ۱۸:** کافر مردہ اگرچہ سوار ہو یا گیا ہو، کونیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸۔

**مسئلہ ۱۹:** کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کونیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔



**مسئلہ ۲۰:** بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہوا اگر بلا ضرورت کوئیں میں اُتریں اور اُن کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُتر تو کچھ نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۴۱۱۔

**مسئلہ ۲۱:** سوڑ کنویں میں گرا، اگر چہ نہ مرے، پانی نجس ہو گیا، کل نکالا جائے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۰ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۰۔

**مسئلہ ۲۲:** سوڑ کے سوا اگر اور کوئی جانور کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہو نا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو نا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہ وغیرہ میں بیس ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس ڈول نکال ڈالیں۔ (6) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۳:** کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا ناپاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (1) "غنیۃ المتعملی"، فصل فی البئر، ص ۱۵۹۔

**مسئلہ ۲۴:** جوتا یا گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہو نا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔ (2) "الحدیقة الندیة" و "الطریقة المحمدیة"، الصنف الثانی من الصنفین، ج ۲، ص ۶۷۴۔ و "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب

الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۳، ص ۲۸۲۔

**مسئلہ ۲۵:** پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگر چہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

الثالث فی المیاء، الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ، ج ۱، ص ۲۴۔

**مسئلہ ۲۶:** خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بننے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۷:** جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ (5) "الہدایۃ" و "العنایۃ"، کتاب الطہارات، الباب الثالث، ج ۱، ص ۷۴۔

**مسئلہ ۲۸:** بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہو نا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔ (6) "غنیۃ المتعملی"، فصل فی احکام الحيض، ص ۱۰۳۔

**مسئلہ ۲۹:** جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔



**فائدہ:** مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں (8) "منن ابنی داود"، کتاب الأَطعمۃ، باب فی الذباب يقع فی الطعام، الحدیث: ۳۸۴۴، ص ۱۰۶. اور سالن کو کام میں لائیں۔

**مسئلہ ۳۰:** مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سوز کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔ (9) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۳۱:** جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

**مسئلہ ۳۲:** کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

**مسئلہ ۳۳:** یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ (3) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۹.

**مسئلہ ۳۴:** اور اگر وہ سڑگل کر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود بخس نہ تھی بلکہ کسی خبس چیز کے لگنے سے خبس ہوگئی ہو، جیسے خبس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

**مسئلہ ۳۵:** جس کوئیں کا ڈول مُعین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔ (5) "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۳، ص ۲۶۱.

**مسئلہ ۳۶:** ڈول بھرا ہوا نکالنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی پھٹک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷.

**مسئلہ ۳۷:** ڈول مُعین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول مُعین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس مُعین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۶.

**مسئلہ ۳۸:** کوئیں سے مرا ہوا جانور نکالا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی خبس



ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل، اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ خرچ نہیں تیسیر اسی پر عمل ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی

المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰. و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷، ۴۲۰.

**مسئلہ ۳۹:** جو کو آں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں گل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پر ہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رستی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں کو آں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو ہوا تھر ہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔ (۲)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰، ۱۹. و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۳، ص ۲۹۳، ۲۹۴.

**مسئلہ ۴۰:** جو کو آں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

**مسئلہ ۴۱:** کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔ (۳) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۳، ص ۲۸۹.

**مسئلہ ۴۲:** مرغی کا تازہ انڈا جس پر بنوزر طوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرے اور مرانہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (۴) "الردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی

البئر، ج ۱، ص ۴۰۸.

## آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

**مسئلہ ۱:** آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳. و "الردالمحتار"



**مسئلہ ۲:** کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کھجی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کھجی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نکلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نکلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، و "الفتاویٰ

الرضویۃ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی النواض، ج ۱، ص ۲۵۷۔ و "مراقی الفلاح"، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان احکام السور، ص ۵۔  
**مسئلہ ۳:** معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر بٹھرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر خلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث

فی المیاء، الفصل الثانی ج ۱، ص ۲۳، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۵۔

**مسئلہ ۴:** شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی ج ۱، ص ۲۳۔

**مسئلہ ۵:** مرد کو غیر عورت اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پینا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی ج ۱، ص ۲۳، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۴۔

**مسئلہ ۶:** جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نہ ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتھر وغیرہ۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳۔

**مسئلہ ۷:** جو مرغی مچھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ (2) المرجع

السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۵۔  
**مسئلہ ۸:** یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینس، بکرے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا



**مسئلہ ۹:** گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

**مسئلہ ۱۰:** سوز، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۴.

**مسئلہ ۱۱:** کتے نے برتن میں مونہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الانحاس، ج ۴، ص ۵۵۹.

**مسئلہ ۱۲:** مکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اس میں کاپانی ناپاک نہ ہوگا۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۱۳:** اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکر، باز، بہری، جیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کتے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔ (8) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۴:** گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴. و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۶.

**مسئلہ ۱۵:** اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ اولیٰ ہوئی۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۱۶:** بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے مونہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۱۷:** پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۲۳، و "التبیین الحقائق"، ج ۱، ص ۱۰۵.

**مسئلہ ۱۸:** گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے ولہذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدیث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۱۹:** جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر گھلی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔

**مسئلہ ۲۰:** اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی خرج نہیں اسی



طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کر اہت جائز۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۲۱:** اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو غسل کر لے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کر لے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (7)

المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۲:** مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ (8) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۳۵.

**مسئلہ ۲۳:** مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (1)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

**مسئلہ ۲۴:** جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (2) المرجع السابق، ص ۲۳.

**مسئلہ ۲۵:** گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔ (3) المرجع

السابق.

## تیمم کا بیان

اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مُرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾ (4) ب: ۶، المائدہ: ۶.

”یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔“

**حدیث ۱:** صحیح بخاری میں بروایت اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدایا ذات الجحیش (5) (بید اور ذات الجحیش یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں۔

(۱۲) میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ (6) (میرا ہاؤس کر گر پڑا۔) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔

لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرایا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔

حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا



اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھ میں کو چننا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر انسید بن کھیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے لی۔ (1) "صحیح البخاری"، کتاب التیمم، باب التیمم، الحدیث: ۳۳۴، ص ۲۸۔

**حدیث ۲:** صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (2) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد...

الخ، باب المساجد ومواضع الصلاة، الحدیث: ۱۱۶۵، ص ۷۵۹۔

**حدیث ۳:** امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (3) "المسنَد" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۴۲۹، ج ۸، ص ۸۶۔

**حدیث ۴:** ابوداؤد و دارمی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (4) "سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب التيمم بعد الماء بعد ما يصلي في الوقت، الحدیث: ۳۳۸، ص ۱۲۴۸۔

**حدیث ۵:** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا، مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ (5) "صحیح البخاری"،

کتاب التيمم، باب الصعيد الطيب... الخ، الحدیث: ۳۴۴، ص ۲۹۔

**حدیث ۶:** صحیحین میں ابو جحیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیر جمل (1) مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲ کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (2) "صحیح



## تیمم کے مسائل

**مسئلہ ۱:** جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (۱) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہر افساق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

**مسئلہ ۲:** محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

**مسئلہ ۳:** اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرور کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کر دے تو بھی تیمم کرے یوں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کر دے تو تیمم کرے۔ (۴) المرجع السابق.

**مسئلہ ۴:** بے وضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چپک ٹکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرور کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی فاقد الطہورین، ج ۱، ص ۴۸۱.

**مسئلہ ۵:** بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نمل سکے تو تیمم کرے یوں ہی اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

**مسئلہ ۶:** اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔ (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۵۰۹.

**مسئلہ ۷:** اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.



**مسئلہ ۸:** اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھتے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔ (4) المرجع السابق.

**مسئلہ ۹:** اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۰:** ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جارہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6) "الفتاوی التاتاریخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، نوع آخر فی بیان شرائطہم، ج ۱، ص ۲۳۴.

**مسئلہ ۱۱:** اگر چاہے کہ زم زم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسہ ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی بہہ کر دے (7) (تخف میں دیدے۔) اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی فاقد الطہورین، ج ۱، ص ۴۷۵.

**مسئلہ ۱۲:** جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی الفرق بین الظن وغلبۃ الظن، ج ۱، ص ۴۶۷.

**مسئلہ ۱۳:** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال گھٹتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگی۔ (2) "الفتاوی الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

**مسئلہ ۱۴:** نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود یا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔ (3) "الفتاوی الہندیۃ"، المرجع السابق، و "خلاصۃ الفتاوی"، کتاب الطہارات، ج ۱، ص ۱.



**مسئلہ ۱۵:** اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔ (4) "الفتاویٰ التاتاریخانیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۲۳۸، ۲۳۹۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچنے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔ (5) "النہرا الفائق"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۹۹۔

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کر دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۴۔

**مسئلہ ۱۶:** اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہے کہ وضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸۔

**مسئلہ ۱۷:** قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸۔

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۸:** اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جائیں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہوگئی۔ (5) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۹:** رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6) المرجع السابق۔

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگر چہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸، و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۵۔



**مسئلہ ۲۰:** پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔ (8) و"الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۵۔

**مسئلہ ۲۱:** بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا اس کو پاک کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹۔

**مسئلہ ۲۲:** مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہو پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کرے۔ (2) "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۹۔

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹۔ و"الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۱۴۔

**مسئلہ ۲۳:** پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹۔

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔ (5) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۴۳۔ و"الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۱۷۔

(۹) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۶۔

**مسئلہ ۲۴:** وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱۔

**مسئلہ ۲۵:** گھن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جب کہ وضو کرنے میں گھن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ (8) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷۔

محدثہ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نہ مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے مسجد تلاوت یا سجدہ یا شکر یا پس منصف یا باوجود وسعت وقت نماز نہ بیجا نہ یا سجدہ یا جب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا لغو باطل و نا جائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تجویز یا حاشا یا جامع گھن کی نماز کے لیے، اگر چنانچہ کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سبب مؤکد نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی

میں) زیارت تہجد یا عیادت مریض یا سونے کے لیے تیمم بدرجہ نفل لغو ہے۔" ( "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳،



**مسئلہ ۲۶:** وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی کچھلی سُنّتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔ (۱) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷.

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، "الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

**مسئلہ ۲۷:** ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے یو ہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔ (۳) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۸:** ایک جنازہ کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو وضو کر سکتے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے۔ (۴) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۹:** سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

**مسئلہ ۳۰:** جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رستی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔ (۶) الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۹۱.

**مسئلہ ۳۱:** مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۷۹. (جو شخص عین کنارۃ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا پُچرے یا زمین خوش جمرہ (یعنی جمرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یا دندری اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور فی المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمم نہ رانہ ہو بحال جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرا نہ ہے گا۔) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۸۰.

**مسئلہ ۳۲:** قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (۲) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

**مسئلہ ۳۳:** وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے



پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۱۰۔

**مسئلہ ۳۴:** عورت حیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"،

کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۹۔

**مسئلہ ۳۵:** مُردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الحنازہ، ومطلب فی قراءۃ

عند المیت، ج ۳، ص ۱۰۵، ۱۱۰۔

**مسئلہ ۳۶:** جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمم کریں۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب

التیمم، ج ۱، ص ۴۷۴۔

**مسئلہ ۳۷:** دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰۔

**مسئلہ ۳۸:** اگر کوئی ایسی جگہ ہے نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے۔

**مسئلہ ۳۹:** کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱۔

**مسئلہ ۴۰:** اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے۔ (3) "الفتاویٰ التاتاریخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۲۵۵۔

**مسئلہ ۴۱:** تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث،

ج ۱، ص ۳۰۔

**مسئلہ ۴۲:** وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (5) "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۲۸۔

**مسئلہ ۴۳:** تیمم میں تین فرض ہیں:

(۱) **نیت:** اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ"



**مسئلہ ۴۴:** کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر

قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۴۵:** نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادتیں مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبول ریاضت میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۴۶:** جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے مجدد شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۴۷:** دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۸:** نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نماز میں فوت ہو جائے گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۵، ۴۵۸۔

**مسئلہ ۴۹:** نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

**مسئلہ ۵۰:** سجدہ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۵۱:** جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ (5) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۵۲:** بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرادے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہئے جسے کرایا جا رہا ہے۔ (6) المرجع السابق۔

(۲) **ساریے مونہ پر ہاتھ پھیرنا:** اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۴۸۔

**مسئلہ ۵۳:** دائرہ اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونہ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔



**مسئلہ ۵۴:** عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال دے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور تھ پھنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ تھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

**مسئلہ ۵۵:** نھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

**مسئلہ ۵۶:** ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً مونہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبایا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یوں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۵۷:** مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

**(۳) دونوں ہاتھ کا گھنیوں سمیت مسح کرنا:** اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۵۸:** انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ نلگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔<sup>(۱)</sup>

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۵۹:** تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

**مسئلہ ۶۰:** ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلاف سقّت ہے۔<sup>(۲)</sup>

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۶۱:** جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو گھنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر گھنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔<sup>(۳)</sup>

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۶۲:** کوئی لٹھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کر دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۶۳:** تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونہ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔<sup>(۲)</sup>

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔



## تیمم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے مونہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پے درپے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پٹ پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پٹ کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنت ہوا۔ (۱)

الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۳۷۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰، وغیرہ۔

**مسئلہ ۱:** اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا

اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو۔ (۲) "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۳۵۔

**مسئلہ ۲:** تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے۔ (۳) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳،

ص ۳۷۶۔

**مسئلہ ۳:** خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضرور نہیں۔ (۴) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۵۳۔

## کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں

**مسئلہ ۱:** تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جس سے نہیں اس سے تیمم جائز

نہیں (۵) "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۳۵۔



**مسئلہ ۲:** جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض

خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۳:** جس چیز پر نجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (7) المرجع السابق، ص ۲۷۔

**مسئلہ ۴:** یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

**مسئلہ ۵:** جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہر تال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۶:** پکلی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو (1) (ایک حمی لال مٹی) گھریا (2) (ایک حمی سفید مٹی)۔ مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

**مسئلہ ۷:** شورہ جو ہنوز (3) (ابھی تک) پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (4)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

**مسئلہ ۸:** جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھانمک اس سے جائز ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۷۔

**مسئلہ ۹:** جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (6) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۰:** غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ (7) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۱:** مشک وغیرہ، کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔ (8) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۲:** موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پے ہوں اور ان چیزوں کے پونے سے بھی ناجائز۔ (9) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۶۵۷۔

**مسئلہ ۱۳:** راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔ (10) المرجع السابق، ص ۶۵۶۔

**مسئلہ ۱۴:** زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یو ہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی

جائز ہے۔ (11) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷۔



**مسئلہ ۱۵:** اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷۔

**مسئلہ ۱۶:** زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔ (۲) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۷:** بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (۳) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۸:** مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کچڑ ہی کچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کچڑ میں سان کر (۴) (آلودہ کرے) سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کچڑ ہی سے تیمم کر لے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع

فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷۔

**مسئلہ ۱۹:** گدے اور دردی وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود نہ ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (۶) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۲۔

**مسئلہ ۲۰:** نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷۔

**مسئلہ ۲۱:** مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے مونہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم ہو گیا۔ (۸) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۲:** گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔ (۹) "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۳۔

**مسئلہ ۲۳:** مصنوعی مُردہ سنگ (۱۰) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۶۵۴۔ سے تیمم جائز نہیں۔ (۱۱) سفید رنگ کا پتھر جو دواؤں میں کام آتا ہے۔

**مسئلہ ۲۴:** مونگے یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں۔ (۱۲) "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۲۔

الحقائق، معراج الدرب، توش، حنا، محیط، خزائنہ الفتاویٰ، بحر الفائق، نہر الفائق، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ وغیرہ عامہ کتب میں صراحۃً لکھا ہے کہ مرجان (یعنی مونگے) سے تیمم کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ (جدید)، ج ۳، ص ۶۸۳ تا ۶۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ ۲۵:** جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔ (۱) "منیۃ المصلی"، بیان التیمم وطہارۃ الأرض، ص ۵۸، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، ج ۳، ص ۷۳۸۔

**مسئلہ ۲۶:** تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

## تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

**مسئلہ ۱:** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جائز ہے گا اور علاوہ ان کے پانی



پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹۔

**مسئلہ ۲:** مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔ (4)

المرجع السابق.

**مسئلہ ۳:** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پانی گئی یا اتنا پانی

یا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۴:** جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پانی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

**مسئلہ ۵:** اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یوں غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا۔ (6)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۔ و

"الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۷۸۔

**مسئلہ ۶:** ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا

آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا

گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رتھی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۔

**مسئلہ ۷:** پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرنا تیمم نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل

الثانی، ج ۱، ص ۳۰۔ ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گذرنا بلکہ سو جانے سے اور اگر اوگتھا ہوا پانی پر گذرنا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

**مسئلہ ۸:** پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یا دشمن جب بھی تیمم جاتا رہا۔ (3) المرجع السابق.

**مسئلہ ۹:** نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔ (4) "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۳۴۔

**مسئلہ ۱۰:** نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا

ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمم نہ گیا۔ (5) "الفتاویٰ التاتاریخانیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۲۵۱۔

**مسئلہ ۱۱:** چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے



وضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا۔ یو ہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔ (6)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰.

**مسئلہ ۱۲:** پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یو ہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے۔ (7)

المرجع السابق، ص ۲۹ - ۳۰.

**مسئلہ ۱۳:** کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دھل سکتی ہے تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کرے چاہے اسے دھولے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔ (1)

الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹.



## موزوں پر مسح کا بیان

**حدیث ۱:** امام احمد و ابوداؤد نے مؤرخہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ”بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔“ (2) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین الحدیث: ۱۵۶، ص ۱۲۳۳۔

**حدیث ۲:** دارقطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنچے ہوں۔ (3) ”سنن الدارقطنی“، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة فی المسح علی الخفین... إلخ، الحدیث: ۷۳۷، ج ۱، ص ۲۷۰۔

**حدیث ۳:** ترمذی و نسائی و صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین للمسافر... إلخ، الحدیث: ۹۶، ص ۱۶۴۱۔

**حدیث ۴:** ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دو دن اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا ٹکڑا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح، الحدیث: ۱۶۲، ص ۱۲۳۴۔

**حدیث ۵:** ابوداؤد و ترمذی راوی کہ مؤرخہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔ (1) ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء فی المسح علی الخفین ظاہرهما، الحدیث: ۹۸، ص ۱۶۴۲۔

## موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے، جائز ہے، اور بہتر پاؤں دھونا ہے، بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں، جو قریب قریب تو اتار کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے، اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا: **تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتْنَيْنِ وَمَسْحُ الْخَفَيْنِ** یعنی حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق و امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المؤمنین عثمان غنی و امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ (2) ”غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلي“، فصل فی المسح علی الخفین، ص ۱۰۴، ۹۔ اور ان

تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سنی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی

علامت فرمائی:۔ (( سَيَمَّا هُمْ التَّحْلِيْقُ )) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ (3) ”صحیح البخاری“، کتاب التوحید، باب قراءۃ



الفاخر... إلخ، الحديث: ۷۵۶۲، ص ۶۳۱. اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن

حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو

حدیثیں پہنچیں۔ (4) "غنیۃ المتملی"، فصل فی المسح علی الخفین، ص ۱۰۴.

**مسئلہ ۱:** جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین،

ج ۱، ص ۴۹۵.

**مسئلہ ۲:** عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں (6) "الفتاویٰ الہندیۃ"، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱،

ص ۳۶. مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو، ایک اُنکل کم ہو، جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تِلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرکچ وغیرہ۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب فی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۴۹۱، ۴۸۸.

**مسئلہ ۳:** ہندوستان میں جو عموماً سوتلی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا

فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ج ۴، ص ۳۴۵.

(۴) وضو کر کے پہنا ہو، یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص با وضو ہو خواہ پورا

وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے، بعد میں وضو پورا کر لیا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المسح

علی الخفین، ج ۱، ص ۴۸۸.

**مسئلہ ۴:** اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز

ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

(4) "الفتاویٰ التاتاریخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۲۷۳.

**مسئلہ ۵:** بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وضو دھو لیے

اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل

الأول، ج ۱، ص ۳۳.

**مسئلہ ۶:** وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز

نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب: اعراب قولہم الا ان

یقال، ج ۱، ص ۵۰۲.

**مسئلہ ۷:** تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔ (7) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح



**مسئلہ ۸:** معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔ (۱) "مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح علی الحنفین، ص ۳۱.

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنانا نہ بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

**مسئلہ ۹:** جب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا، تو مسح کر سکتا ہے، مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الحنفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳.

**مسئلہ ۱۰:** جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ (۳) المرجع السابق.

(۶) مدت کے اندر ہو، اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (۴) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۱:** موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ (۵) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۲:** مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الحنفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴.

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھشانہ ہو، یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھشا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ (۷) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۳:** موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (۸) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۴:** ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں، بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ (۹) المرجع السابق.



**مسئلہ ۱۵:** ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتا یا جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے، تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴۔

**مسئلہ ۱۶:** ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴۔

**مسح کا طریقہ:** یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لے جائے اور سقت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔ (۳) المرجع السابق، ص ۳۳۔

**مسئلہ ۱۷:** انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو خرچ نہیں۔ (۴) "غنیۃ المتملی"، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۱۰۔

**مسئلہ ۱۸:** مسح میں فرض دو ہیں

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پٹھ پر ہونا (۵)۔ "مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ص ۳۱۔

**مسئلہ ۱۹:** ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل، تو مسح نہ ہوا۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۲۔

**مسئلہ ۲۰:** موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا، تو مسح نہ ہوا۔

**مسئلہ ۲۱:** پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا

سقت ہے۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۲۔

**مسئلہ ۲۲:** انگلیوں کی پُشت سے مسح کیا، یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا، یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، یا ہتھیلی سے مسح کیا، تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا، مگر سقت کے خلاف ہوا۔ (۸) "غنیۃ المتملی"، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۰۹۔

**مسئلہ ۲۳:** اگر ایک ہی انگل سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا، جب بھی ہو گیا، مگر سقت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا، تو مسح نہ ہوا۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۲۔

**مسئلہ ۲۴:** انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر پکھتا رہا، تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔ (۲) المرجع السابق، ص ۳۳۔



**مسئلہ ۲۵:** موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ مسح کیا تو ح نہ ہوا، اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا، مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا، فوراً مسح جاتا رہے گا۔ (3) ”غنیۃ المتعملی“، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۱۸۔

**مسئلہ ۲۶:** مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت، ایک بار کر لینا کافی ہے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۶۔

**مسئلہ ۲۷:** موزے پر پائتا بہ پہنا اور اس پائتا بہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۲۔

**مسئلہ ۲۸:** موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا، یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہو گیا، تو مسح ہو گیا، ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳۔

**مسئلہ ۲۹:** انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ (7) ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ج ۴، ص ۳۴۷۔ و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب: إعراب قولہم إلا ان یقال، ج ۱، ص ۵۰۳۔

## مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

**مسئلہ ۱:** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ (8) ”الہدایۃ“، کتاب الطہارات، باب المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۱۔

**مسئلہ ۲:** مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے، اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں، اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔ (9) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب: نوافض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸۔

**مسئلہ ۳:** مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے، اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴۔

**مسئلہ ۴:** موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو، یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹھوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں، ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب

الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴۔ و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب مسح علی الخفین، مطلب: نوافض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸۔



**مسئلہ ۵:** موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ کیا۔ ہاں اگر اتارنے کی نیت سے

باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴۔

**مسئلہ ۶:** موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ ڈھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے

میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا، تو مسح جاتا رہا۔ (4) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب

مسح علی الخفین، مطلب: نوافض المسح، ج ۱، ص ۵۱۲۔

**مسئلہ ۷:** پانچابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پانچابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

**مسئلہ ۸:** اعضائے دُضو اگر پھٹ گئے ہوں، یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو، اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا

تکلیف شدید ہوتی ہو، تو پھر بھی گاتھ پھیر لینا کافی ہے، اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو، تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح

کرے، اور جو یہ بھی مُضِر ہو، تو معاف ہے، اور اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں، اس پر سے پانی

بہا دینا کافی ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵، و "شرح

الواقیہ"، کتاب الطہارۃ، بیان جواز المسح علی الحبیۃ، ج ۱، ص ۱۱۷۔

**مسئلہ ۹:** کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے

سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر

نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عُضْوُ پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرد اگر دوا، اگر پانی بہانا ضرر نہ

کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں، اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح

کر لیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے

ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں، پھر جب اتنا آرام ہو

جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عُضْوُ پر مسح کر سکتا ہو تو

فوراً مسح کر لے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عُضْوُ پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور

جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین،

الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵۔

**مسئلہ ۱۰:** ہڈی کے ٹوٹ جانے سے سختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (2) "مرافی الفلاح شرح نور الإیضاح"،

باب المسح علی الخفین، فصل فی الحبیۃ ونحوہا، ص ۳۲۔

**مسئلہ ۱۱:** سختی یا پٹی کھل جائے اور هنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی

ہے، اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھو لیں ورنہ مسح کر لیں۔ (3) "الدر المختار"

و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی لفظ کل إذا دخلت... إلخ، ج ۱، ص ۵۱۹۔



﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى لَا فَاعْتِزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (4) پ ۲، البقرة: ۲۲۲۔

”اے محبوب تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے تو بہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔“

**حدیث ۱:** صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے ناپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیہ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جماع کے سوا ہر شے کرو۔“ اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر انس بن خثیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔

(1) صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۶۹۴، ص ۷۲۸۔

**حدیث ۲:** صحیح بخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (۲) (مکہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ) میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟“ عرض کی ہاں، فرمایا: ”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔“ اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (3) ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب

الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحديث: ۲۹۴، ص ۲۵۔

**حدیث ۳:** صحیح بخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی خرچ نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گنگھا کرتیں اور حضور معکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔



(4) ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجله، الحديث: ۲۹۶، ص ۲۶.

**حدیث ۴:** صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونہ لگا تھا حضور وہیں وہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونہ لگا تھا۔ (5) ”صحیح

مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۶۹۲، ص ۷۲۸.

**حدیث ۵:** صحیحین میں انھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (6) ”صحیح

البخاری“، کتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث: ۲۹۷، ص ۲۶.

**حدیث ۶:** صحیح مسلم میں انھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ”ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا“ عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ: ”تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔“ (7) ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب

جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۶۸۹، ص ۷۲۸.

**حدیث ۷:** صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (1) ”السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب

الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ۳۲۹۰، ج ۲، ص ۳۳۸.

**حدیث ۸:** ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے کفر ان کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔“ (2) ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ما جاء في كراهية إتيان الحائض،

الحديث: ۱۳۵، ص ۱۶۴۷.

**حدیث ۹:** رزین کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ”تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔“ (3) ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ۵۵۲، ج ۱، ص ۱۸۵.

**حدیث ۱۰:** اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔“ (4) ”سنن أبي داود“، کتاب

الطهارة، باب في إتيان الحائض، الحديث: ۲۶۶، ص ۱۲۴۱. ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ”جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔“ (5) ”جامع الترمذی“، کتاب الطهارة، باب ما جاء في الكفارة في

ذلك، الحديث: ۱۳۷، ص ۱۶۴۷.

**حیض کی حکمت:** عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃ ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل



اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا، وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

## حیض کے مسائل

**مسئلہ ۱:** بالغ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الفصل الأول فی الحيض، ج ۱، ص ۳۶-۳۸۔

**مسئلہ ۲:** حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء،

الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳۔

**مسئلہ ۳:** ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر کرن چکی تھی کہ شروع ہوا، اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں، مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے، ان کے ماسوا، اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پہر بھر سے زیادہ دن آ گیا ہو، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳۔

**مسئلہ ۴:** دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ سے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو، استحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن، تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الأول فی الحيض، ج ۱، ص ۳۷۔

**مسئلہ ۵:** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی حیض ہے۔ (۴) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳۔

**مسئلہ ۶:** کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئہ اور اس عمر کو نایاس کہتے ہیں۔ (۵) "بدائع الصنائع"، کتاب الطہارۃ، فصل: ثم الکلام بقع فی تفسیر الحيض... الخ،

ج ۱، ص ۱۰۵۷۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔



**مسئلہ ۷:** نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے، یوہیں بچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے، ہاں پچھل صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔

**مسئلہ ۸:** حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے، یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا، اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۴۔

**مسئلہ ۹:** دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے، یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔ (۳) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۰:** حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آگیا، تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔

**مسئلہ ۱۱:** حیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (۵) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۱۲:** دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷۔

**مسئلہ ۱۳:** گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی، سوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں۔ (۷) المرجع السابق، ص ۳۶۔

**مسئلہ ۱۴:** جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا، اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے، یہی قاعدہ برتے۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مبحث فی مسائل المتحیرۃ، ج ۱، ص ۵۲۶۔

**مسئلہ ۱۵:** اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر بیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مبحث فی مسائل المتحیرۃ، ج ۱، ص ۵۲۶۔

**مسئلہ ۱۶:** جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں، یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی، اور اگر ایک بار تین



دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔ (3) "الدرالمختار" و "رد"

المختار، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۴۔

**مسئلہ ۱۷:** جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے ہیں دن استاضہ۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب

الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۵۔

**مسئلہ ۱۸:** کسی عورت کو ایک بار حیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے، مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے، اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں انیس دن وضو کر کے نماز پڑھے، اور ان بیس یا ان اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دوبار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غسل کر کے، اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے، اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے،

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں، تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے۔

اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے، یوہیں چار دن یا پانچ دن حیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے، باقی دنوں میں غسل، اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی، تو ستائیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے،



اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے، اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے، اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے، اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے، اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے، اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہوا اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دو دنوں میں یا دو دنوں سے کم، یا دو دنوں سے زیادہ، اگر دو دنوں سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے، اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے، دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر دو دن یا دو دن سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غسل کر کے، اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے، جو پہلو جسے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت و مکہ پڑھے، مستحب اور نفل نہ پڑھے، اور فرض روزے رکھے، نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، بجدہ تلاوت وغیرہا۔

**مسئلہ ۱۹:** جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زیادہ، خون آکر بند ہو گیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔ (1)

”فتح القدیر“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۵۶۔

**مسئلہ ۲۰:** جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نماز کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے، مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے، اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (2)

”فتح القدیر“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۵۷۔ و ”تبیین

الحقائق“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۸۰۔

**مسئلہ ۲۱:** کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ



دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ

بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۲۲:** کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آکر بند ہو گیا، پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی، مگر حیض کے دن مُعین نہ تھے، تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے، حیض ہیں۔

**مسئلہ ۲۳:** جس عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے، حیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور گچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ۔

**مسئلہ ۲۴:** کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

**مسئلہ ۲۵:** تین دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا، تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ، بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

## نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

**مسئلہ ۱:** نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے، اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آ جانا ہے۔ (1)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۲:** کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے، یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ، اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے۔ (2) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳:** بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر چہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ (3) "الفتاویٰ

التاتاریخانیہ"، کتاب الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹۳.

**مسئلہ ۴:** حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عَضُو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی



بند ہو گیا، یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب

السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۵:** پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔ (5) المرجع

السابق.

**مسئلہ ۶:** حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“،

کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۷:** حمل ساقط ہوا، اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عضو کا بننا نہ بنا معلوم ہو جاتا، یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا، تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے، کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے، اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد، اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔ (2) ”الفتاویٰ التاتاری حاتیہ“، کتاب

الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹۴.

**مسئلہ ۸:** جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے، تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے، پھر استحاضہ، اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا، استحاضہ ہے نفاس نہیں، مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس

فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۹:** جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے، یو ہیں دوسرے اور تیسرے میں، اگر چہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو، جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے (4) المرجع السابق، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے، مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

**مسئلہ ۱۰:** اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۱:** چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگر چہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

(6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

**مسئلہ ۱۲:** اس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔ (7) المرجع السابق، ص ۳۶.

## حیض و نفاس کے متعلق احکام

**مسئلہ ۱:** حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی، اور اس کا چھونا اگر چہ اس کی جلد یا چولی یا



حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (1) ”الحوہرۃ النیرۃ“، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ص ۳۹

**مسئلہ ۲:** کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (2) ”الحوہرۃ النیرۃ“، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ص ۳۹

**مسئلہ ۳:** جزدان میں قرآن مجید، ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (3) ”الحوہرۃ النیرۃ“، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ص ۳۹

**مسئلہ ۴:** اس حالت میں گرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے، قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے، جن کا بیان غسل کے باب میں گزرا۔

**مسئلہ ۵:** معلمہ کو خض یا نفاس ہوا، تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور سچے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

**مسئلہ ۶:** دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ **اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْنُكَ سِرًّا بِالْكَفَّارِ مُلْحِقًا** (5) ”تویر الأبصار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۵۱

**مسئلہ ۷:** قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار مکملہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا گلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

**مسئلہ ۸:** ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

**مسئلہ ۹:** ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

**مسئلہ ۱۰:** اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے، مگر اسے چاہئے کہ تیمم کر لے، یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے، یا کوآں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

**مسئلہ ۱۱:** عید گاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں۔ (2) المرجع السابق

**مسئلہ ۱۲:** ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

**مسئلہ ۱۳:** خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہوا نکلے لیے حرام ہے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

**مسئلہ ۱۴:** اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی



الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفنى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۲.

**مسئلہ ۱۵:** ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۶:** نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (6) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸.

**مسئلہ ۱۷:** نماز پڑھتے میں حیض آگیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (7) المرجع السابق، و "الفتاویٰ الرضویة"، کتاب الطهارة، ج ۴، ص ۳۴۹. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفنى مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳.

**مسئلہ ۱۸:** نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔ (8) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸.

**مسئلہ ۱۹:** حیض والی کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا، تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں، قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

**مسئلہ ۲۰:** جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۳۷. و "الفتاویٰ الرضویة" (الحدیة)، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۴، ص ۳۶۵.

**مسئلہ ۲۱:** عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہو گیا، تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہادھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، ج ۱، ص ۵۲۴.

**مسئلہ ۲۲:** حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے، تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب



**مسئلہ ۲۳:** حیض پورے دس دن پر، اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہ اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا، اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفنى مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۴۲۔

**مسئلہ ۲۴:** اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہا لے، اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا، پینا حرام ہے۔ (1)

”البحر الرائق“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۵۵۔

**مسئلہ ۲۵:** روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا، اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔ (2)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفنى مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳۔

**مسئلہ ۲۶:** حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (3)

**مسئلہ ۲۷:** سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔ و

”الدرالمختار“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفنى مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۲۔ تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (4)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفنى مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳۔

**مسئلہ ۲۸:** حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں، تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

**مسئلہ ۲۹:** ہم بستر یعنی جماع، اس حالت میں حرام ہے۔ (5)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹۔

**مسئلہ ۳۰:** ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے، اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار، اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔ (6)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب

السیر، الباب التاسع في أحكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۷۳، کتاب الطهارة، الباب السادس... إلخ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹، و ”الفتاویٰ



**مسئلہ ۳۱:** اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو خرچ نہیں۔ (7)

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۴.

**مسئلہ ۳۲:** ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی خرچ نہیں، یوہیں یوس وکنار بھی جائز ہے۔ (8) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

**مسئلہ ۳۳:** اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے، بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1) ”الدر المختار“، کتاب

الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۴، و ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۴، ص ۳۵۵.

**مسئلہ ۳۴:** اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2) ”البحر الرائق“، کتاب الطہارۃ، باب

الحيض، ج ۱، ص ۳۴۴.

**مسئلہ ۳۵:** اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوائے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

**مسئلہ ۳۶:** پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو، مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ (3)

**مسئلہ ۳۷:** دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تا وقتیکہ غسل نہ کر لے، یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے، جماع جائز نہیں، اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے، یا غسل کر لے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (4) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۸:** عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے تا وقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا، تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے، مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في

الدعاء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

**مسئلہ ۳۹:** حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا، صحبت جائز ہے۔ (6) المرجع السابق.

**فائدہ:** ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔



**مسئلہ ۴۰:** نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں خرچ

نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو، اگرچہ نفاس ختم ہو لیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں، یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا، اسی وقت سے نہ نماز شروع کر دیں، اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویہ"

(الحدیث)، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۴، ص ۳۵۵-۳۵۶.

**مسئلہ ۴۱:** بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا، اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے، وضو نہ کر سکے، تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوئی، تو بہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب فی حکم وطء المستحاضۃ... إلخ، ج ۱، ص ۵۴۵.

## استحاضہ کا بیان

**حدیث ۱:** صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابی کحیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: "نہ، یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔" (۳) "صحیح مسلم"، کتاب الحيض، باب المستحاضۃ وغسلها وصلاتها، الحدیث: ۷۵۳، ص ۷۳۲.

**حدیث ۲:** ابو داؤد و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنت ابی کحیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رگ کا خون ہے۔" (۴) "سنن ابی داؤد"، کتاب الطہارۃ، باب إذا قبلت الحيضة تدع الصلاة، الحدیث: ۲۸۶، ص ۱۲۴۳.

**حدیث ۳:** امام مالک و ابو داؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: "اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لگوت باندھ کر نماز پڑھے۔" (۵) "الموطا"، لإمام مالك، کتاب الطہارۃ، باب المستحاضۃ، الحدیث: ۱۴۰، ج ۱، ص ۷۷.

**حدیث ۴:** ابو داؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: "جن دنوں میں حیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔" (۱) "جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء أن

المستحاضۃ تنوضأ لكل صلاة، الحدیث: ۱۲۶، ص ۱۶۴۵.



## استحاضہ کے احکام

**مسئلہ ۱:** استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹۔

**مسئلہ ۲:** استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت، شروع سے آخر تک، اسی حالت میں گزر جانے پر، اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (3) المرجع السابق، ص ۴۱۔

**مسئلہ ۳:** اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴:** ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا ذکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا، کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی، مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا، تو عذر ثابت ہو گیا۔ (5)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج ۱، ص ۵۵۴۔

**مسئلہ ۵:** جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے، معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یو ہیں تمام بیماریوں میں، اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی، جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت حالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (6) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۷۶۔

**مسئلہ ۶:** نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی، اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یو ہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی، اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱،

ص ۴۰۔

**مسئلہ ۷:** خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے، یو ہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا، جب بھی اعادہ کرے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع،



**مسئلہ ۸:** فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا، کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور،

ج ۱، ص ۵۵۵۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱۔

**مسئلہ ۹:** وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یو ہیں اگر وضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت (4) اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کثرت وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وضو وضو معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہو گیا معذور نہ رہا تو وضو معذور ختم وقت انقطاع ستر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہو تا وقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔ ۱۲ منہ جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ (5) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء،

الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱۔

**مسئلہ ۱۰:** اور اگر اس وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی، یا وضو کے اندر پائی گئی، اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی، مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حد نہ پایا جائے۔

**مسئلہ ۱۱:** معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج ۱،

ص ۵۵۷۔

**مسئلہ ۱۲:** معذور نے کسی حدت کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا، جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء،

الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱۔ اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

**مسئلہ ۱۳:** معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چپک کے ایک دانہ سے پانی آ رہا تھا، اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔ (3) المرجع



**مسئلہ ۱۴:** اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (4) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۵:** معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے، اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ خرچ نہیں، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے تو سنت، اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی خرچ نہیں۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۱۶:** استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے، اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے، اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

**مسئلہ ۱۷:** کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی المعذور، ج ۴، ص ۳۷۱

## نجاستوں کا بیان

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں اسابت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: "جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، تب اُس میں نماز پڑھے۔" (1) "صحیح البخاری"، کتاب الحيض، باب غسل دم المحيض، الحديث: ۳۰۷، ص ۲۶.

**حدیث ۲:** صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مٹی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2) "صحیح البخاری"، کتاب الوضوء، باب غسل المني ... إلخ، الحديث: ۲۳۰، ص ۲۱.

**حدیث ۳:** صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مٹی کو مکمل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3) "صحیح مسلم"، کتاب الطہارۃ، باب حکم المني، الحديث: ۶۶۸، ۶۶۹، ص ۷۲۷.

**حدیث ۴:** صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "چیز واجب پکا لیا جائے، پاک ہو جائے گا۔" (4) "صحیح مسلم"، کتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، الحديث:

**حدیث ۵:** امام مالک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: "مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔" (5) "الموطأ" لا امام مالک، کتاب الصيد، باب ما جاء في



**حدیث ۶:** امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6) "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب في جلود النمرور والسباع، الحديث: ۴۱۳۲، ص ۱۵۲۴.

**حدیث ۷:** دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7) "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب في جلود النمرور والسباع، الحديث: ۴۱۳۱، ص ۱۵۲۴.

## نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔ (1) "الفتاویٰ الحانیة"، ج ۱، ص ۱۰، و "نور الإيضاح"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس... إلخ، ص ۳۶.

**مسئلہ ۱:** نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، اور قصد اُپرھی تو گناہ بھی ہوا، اور اگر بے نیت استحقاف ہے تو کفر ہوا، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے، کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے، اور قصد اُپرھی تو گناہ گار بھی ہوا، اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی، مگر خلاف سنت ہوئی، اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۷۱.

**مسئلہ ۲:** اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زیادہ کے معنی یہ ہیں، کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشے رقی ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب، تو درہم سے مراد، اس کی لبنائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار تھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی، یعنی تھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۷۱. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب

الأنجاس، ج ۱، ص ۵۸۳.

**مسئلہ ۳:** نجس تیل کپڑے پر گرا، اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا، تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے، اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطهارة، الباب السابع فی

النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۷.

**مسئلہ ۴:** نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے، کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (5)

"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۶. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب



**مسئلہ ۵:** نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جوالگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے، اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے، تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، گل ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرے، جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی وہ درودہ نہ ہو۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ۵۷۹.

**مسئلہ ۶:** انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو، نجاست غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونہ قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، ممدی، ودی۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۶.

**مسئلہ ۷:** شہید فقہی (۳) (یعنی وہ جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب البیضاء باب الشہید میں آئے گا ۱۲ منہ) کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو، پاک ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۶.

**مسئلہ ۸:** دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نجاست غلیظہ ہے، یوہیں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نجاست غلیظہ ہے۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدہ)، کتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۷۰.

**مسئلہ ۹:** بلغھی رطوبت ناک یا مونہ سے نکلے نجس نہیں، اگرچہ پیٹ سے چڑھے، اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔ (۶) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدہ)، کتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج ۱، ص ۲۶۳. و "حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار"، کتاب الطهارة، ج ۱، ص ۷۹.

**مسئلہ ۱۰:** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۶. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۷۴.

**مسئلہ ۱۱:** شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا، اگر بھر مونہ سے نجاست غلیظہ ہے۔ (۸) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۱.

**مسئلہ ۱۲:** خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے، اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرد کا ذبیحہ، اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست، سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا، اگرچہ کھانا حرام ہے، سوا خنزیر کے، کہ وہ نجس العین ہے، کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خنجر، ہاتھی، سوزک پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچانہ اڑے، اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بٹ، چھوٹی ہواخوہ بڑی، اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس



جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے، اگر چہ ذبح کیے گئے ہوں، یوں ان کی کھال، اگرچہ پکائی گئی ہو اور سوز کا گوشت اور ہڈی اور بال، اگر چہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔ (1) "البحر الرائق"، کتاب

الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۴۰۵، ۳۹۵۔ "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۴۰۵، ۳۹۵۔

**مسئلہ ۱۳:** چھلکی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے۔ (2) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۳۹۸۔

**مسئلہ ۱۴:** انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا، تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں، کپڑا پاک ہے۔

**مسئلہ ۱۵:** ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے۔

(3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸۔ و "نور الإیضاح" و "مراقی

الفلاح"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ص ۳۷۔

**مسئلہ ۱۶:** جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب، نیز

گھوڑے کا پیشاب اور جس پر نذکرہ گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوا، چیل، شکر، باز، بہری) اس کی

بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶۔

**مسئلہ ۱۷:** چگاڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس،

ج ۱، ص ۵۷۴۔

**مسئلہ ۱۸:** جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔ (6) "البحر الرائق"،

کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۴۰۰۔

**مسئلہ ۱۹:** ہر چوپائے کی جگلی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل

الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۰، و مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۱۔

**مسئلہ ۲۰:** ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتہ نجاستِ غلیظہ اور حلال کا

نجاستِ خفیفہ ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۰۔

**مسئلہ ۲۱:** نجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کُل غلیظہ ہے۔ (2)

**مسئلہ ۲۲:** مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

(3)

**مسئلہ ۲۳:** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن

پاک رہے گا۔ (4)

**مسئلہ ۲۴:** جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی

ناپاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۲۵:** جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ (5)



**مسئلہ ۲۶:** گوشت، تلی، کھجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (6)

**مسئلہ ۲۷:** جو بچہ مُردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو، نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غسل دے کر گود میں لیا تھا تو وجائے گی، مگر خلاف مستحب ہے، یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو، اور کافر کا مُردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔ (7)

**مسئلہ ۲۸:** اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی، اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (8)

**مسئلہ ۲۹:** روٹی کا کپڑا اُدھیرا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا، تو اگر اس میں سوراخ ہے، تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کر لے، اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ (1)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۲۱۔

**مسئلہ ۳۰:** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (2)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج ۱، ص ۵۸۲۔

**مسئلہ ۳۱:** حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

**مسئلہ ۳۲:** پُو ہے کی میٹھی گیہوں میں مل کر پوس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی، تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں، باقی میں کچھ خرچ نہیں۔ (3)

”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸، ۴۶۔

**مسئلہ ۳۳:** ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (4)

”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸، ۴۶۔

**مسئلہ ۳۴:** ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا، یا پاک میں ناپاک کپڑا پلینا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا، بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بوس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیجے جائے تو ناپاک ہو جائے گا، اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو، اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے، تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا، اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (5)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۷۔



**مسئلہ ۳۵:** بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پردہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی، تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ (6)

المرجع السابق، ص ۶۱۶۔

**مسئلہ ۳۶:** بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔ (7) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۳۷:** جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ موکھ گئی، بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا،

الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷۔

**مسئلہ ۳۸:** نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا اور نہ نہیں۔ (2) المرجع السابق

**مسئلہ ۳۹:** ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ (3) المرجع السابق

**مسئلہ ۴۰:** میانی تر تھی اور ہوائ لگی، تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق

**مسئلہ ۴۱:** ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں، یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا، اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ (5) المرجع السابق

**مسئلہ ۴۲:** اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا، تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

**مسئلہ ۴۳:** کوئی نجس چیز درہ درہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں، تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ (6) المرجع السابق

**مسئلہ ۴۴:** پاخانہ پر سے کھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (7) "المحیط البرہانی"، کتاب الطہارات، الفصل

السابع فی النجاسات و احکامہا، ج ۱، ص ۲۱۶۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷۔

**مسئلہ ۴۵:** راستہ کی کچھ ناپاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی، ہوگئی، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی العفو عن طین الشارع،

ج ۱، ص ۵۸۳۔

**مسئلہ ۴۶:** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (9) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷۔

**مسئلہ ۴۷:** آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی درہ درہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک



ہو گیا، اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔ (1) "منیۃ المصلیٰ"، بیان النجاسة، ص ۱۰۸۔

**مسئلہ ۴۸:** بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸۔

**مسئلہ ۴۹:** پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہو گئی۔ (3) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۵۰:** مٹی میں ناپاک بھس ملا یا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۵۱:** ٹٹا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگر چہ اس کا جسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (5) الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، ج ۴، ص ۴۰۱۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸۔

**مسئلہ ۵۲:** گتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونہ ڈالا، تو اگر گندھا ہوا تھا، تو جہاں اس کا مونہ پڑا، اس کو علیحدہ کر دے، باقی پاک ہے اور سُکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

**مسئلہ ۵۳:** آبِ مُسْتَحْتَمِلِ پاک ہے نو شادر پاک ہے۔ (6) "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، ص ۳، و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، مطلب فی العرقی الذی یستغفر من دردی الخمر نجس حرام بخلاف النواشدر، ج ۱، ص ۵۸۴۔

**مسئلہ ۵۴:** سواسور کے تمام جانوروں کی وہ بھڑی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو، اور بال اور دانت پاک ہیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۹۹۔ و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۴۷۱۔

**مسئلہ ۵۵:** عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں، ہاں بہتر ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، ج ۱، ص ۵۶۶۔

**مسئلہ ۵۶:** جو گوشت سڑ گیا، بدبو لے آیا، اس کا کھانا حرام ہے، اگرچہ نجس نہیں۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۰۔

## نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب، یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں، پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵۔

**مسئلہ ۱:** جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اوپر شراب کی تھیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی، یو ہیں اگر شراب، مثلاً مونہ تک بھری تھی، پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا، پاک نہ ہوگا۔



اگر سرکہ اس سے اٹھایا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پل (2) تیل یا بھی نکالنے کا آلہ۔ بیڑھا چپ۔ وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے، اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے، سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے (3) "الفتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۵۔

**مسئلہ ۲:** شراب میں چوہا گر کر پھول مٹھ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا، اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا، تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے، اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا، تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۳:** شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا، یا ٹکٹے نے مونہ ڈال دیا، یا ناپاک سرکہ ملا دیا، تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔ (5) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴:** شراب کو خریدنا، یا منگانا، یا اٹھانا، یا رکھنا حرام ہے، اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

**مسئلہ ۵:** نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۵۔

**مسئلہ ۶:** اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۴۔

**مسئلہ ۷:** جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، پانی اور ہر رقیق بننے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب، کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں، تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔ (1) "الفتاویٰ

الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۱۔

**فائدہ:** بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے، کہ فضول خرچی ہے۔

**مسئلہ ۸:** مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں، پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۹:** تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے، پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی، پھر کئی بار دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی، اور شرابی کے مونہ کا مسئلہ اوپر گزرا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۵۔

**مسئلہ ۱۰:** دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا، کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔ (3) "الفتاویٰ

الحقائق"، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج ۱، ص ۱۹۴۔

**مسئلہ ۱۱:** نجاست اگر زلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا



کر لینا مستحب ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۱۔

**مسئلہ ۱۲:** اگر نجاست دور ہوگئی، مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔

**مسئلہ ۱۳:** کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی، تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (6) "فتح القدیر"، کتاب الطہارات، باب الأنحاس و تطہیرہا، ج ۱، ص ۱۸۴۔

**مسئلہ ۱۴:** زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا، یا او کوئی نجاست پڑ گئی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا، تو تین بار دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۱۵:** گودنا کہ سوئی چھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو، تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا، وہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گی، اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے، یوہیں زخم میں راکھ بھری، پھر دھولیا پاک ہو گیا، اگرچہ رنگ باقی ہو۔

**مسئلہ ۱۶:** کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، مطلب فی حکم الصبغ... إلخ، ج ۱، ص ۵۹۱۔

**مسئلہ ۱۷:** اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا، اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنحاس، مطلب فی حکم الوشم، ج ۱، ص ۵۹۴۔

**مسئلہ ۱۸:** اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا، مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے، تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

**مسئلہ ۱۹:** پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں

**مسئلہ ۱۹:** پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں



ناپاک ہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔

**مسئلہ ۲۰:** پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا، تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دوسرے مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے، یو ہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۲۱:** کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے، کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے، اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا، تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔

**مسئلہ ۲۲:** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۶۔

**مسئلہ ۲۳:** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، بھوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یو ہیں دوسرے مرتبہ دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا، وہ چیز پاک ہوگئی، اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں، یو ہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں، اسے بھی یو ہیں پاک کیا جائے۔ (3) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الانحاس، ج ۱، ص ۴۱۳۔

**مسئلہ ۲۴:** اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن، یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (4) المرجع السابق، ص ۴۱۴۔

**مسئلہ ۲۵:** ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۲۶:** پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں، ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳۔

**مسئلہ ۲۷:** درّی یا ناٹ یا کوئی ناپاک کپڑا، بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں، پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا لے گیا، پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔ (6) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۲۸:** کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا گلی نجس ہوگئی، مگر یہ نہیں معلوم



کہ آستین یا گھٹی کا کونسا حصہ ہے، تو آستین یا گھٹی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے، جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا، جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو، کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے، اور نمازوں کا اعادہ کرے، اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"،

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳.

**مسئلہ ۲۹:** یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳.

**مسئلہ ۳۰:** لوہے کی چیز جیسے ٹھہری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی، اور اس صورت میں نجاست کے دلداری یا تپتی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہں چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقش نہ ہوں اور اگر نقش ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (۳) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۱:** آئینہ اور شمشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے، پاک ہو جاتی ہیں (۴) المرجع السابق۔

**مسئلہ ۳۲:** منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط محل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۳۳:** اس مسئلہ میں عورت و مرد، اور انسان و حیوان، و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔ (۶) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الانحاس، ج ۱، ص ۵۶۷.

**مسئلہ ۳۴:** بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۳۵:** پیشاب کر کے طہارت نہ کی، پانی سے نہ ڈھیلے سے، اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی، بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے لگی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہو جائے گی۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الانحاس، ج ۱، ص ۵۶۵.

**مسئلہ ۳۶:** جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۳۷:** اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا، ملنا کافی نہیں۔ (۳) المرجع



**مسئلہ ۳۸:** موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مٹی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو، کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (4) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۹:** اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں، جب بھی پاک ہو جائیں گے، اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سُکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (5)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۲.

**مسئلہ ۴۰:** ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے، مگر اس سے تیمم کرنا ناجائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۴۱:** جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو، پھر وہ کواں سُکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

**مسئلہ ۴۲:** درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے، یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و

أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴. و ”الفتاویٰ العنایۃ“، کتاب الطہارۃ، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج ۱، ص ۱۲.

**مسئلہ ۴۳:** اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے، ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔ (8) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۴۴:** چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔ (1) ”النہر الفائق“، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱،

ص ۱۴۴.

**مسئلہ ۴۵:** کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی، اور جو زمین میں وصل ہے، زمین کے حکم میں ہے۔ (2)

**مسئلہ ۴۶:** جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۴۷:** ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

**مسئلہ ۴۸:** تنور یا تُوے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی، اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔ (5) المرجع السابق.

**مسئلہ ۴۹:** اُپلے جلا کر کھانا پکانا ناجائز ہے۔ (6) المرجع السابق.



**مسئلہ ۵۰:** جو چیز سوکھنے یا گرٹنے وغیرہ سے پاک ہوگئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

السايق.

**مسئلہ ۵۱:** سُوْر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو، اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (8) "الفتاویٰ الخانية"، کتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب...

البع، ج ۱، ص ۱۱.

**مسئلہ ۵۲:** سُوْر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بد بو جاتی رہی ہو، کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔ (9) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة

ج ۱، ص ۳۹۳.

**مسئلہ ۵۳:** درندے کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتے کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئنے کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

**مسئلہ ۵۴:** روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اُڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہو جائے گی، ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۵۵:** غلّہ جب پیر (1) (انج صاف کرنے کی جگہ۔) میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا، یا اس میں سے مزدوری دی گئی، یا خیرات کی گئی، تو سب پاک ہو گیا اور اگر گھل بجھہ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں، تو سب پاک ہو جائے گا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵.

**مسئلہ ۵۶:** رنگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ ۵۷:** جے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا، تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں، اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ (3) المرجع السابق.

**مسئلہ ۵۸:** شہد ناپاک ہو جائے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہو جائے گا۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، الباب

السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲.



**مسئلہ ۵۹:** ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں، یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا، یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں، یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے، ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا، اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہونہ بعد کو، ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں، اور اگر گھی جمنا ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنا لے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنا لے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں، سب پاک ہو جائے گا، یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں، پاک ہو جائے گا۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)،

کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۴، ص ۳۷۸-۳۸۰.

**مسئلہ ۶۰:** جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں، ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔ (۲) "الدر المختار" و "ردالمحتار"،

کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۶.

**مسئلہ ۶۱:** کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا، تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے، نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو، مگر جب کہ وہ نجاست موانع وجود سے الگ ہو۔ (۳) "غنیۃ المتملی"، شرائط الصلاۃ، الشرط الثانی، ص ۲۰۲.

**مسئلہ ۶۲:** جو کپڑا، دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سارے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (۴) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی

النشبۃ بأهل الكتاب، ج ۲، ص ۴۶۷.

**مسئلہ ۶۳:** لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا، تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ (۵) "غنیۃ المتملی"، شرائط الصلاۃ، الشرط الثانی، ص ۲۰۲.

**مسئلہ ۶۴:** جو زمین گو بر سے لیس گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کپڑے میں تری ہو، مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے، کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۶۵:** آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کا جل لگایا اور پھیل گیا، تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو، تو معاف ہے۔



**مسئلہ ۶۶:** کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۲۔

**مسئلہ ۶۷:** فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھ جائیں گے، مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (۲) "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۴، ص ۴۹۰۔

## استنجہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ (۳) پ ۱۱، التوبة: ۱۰۸۔

”اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔“

**حدیث ۱:** سُنَّ ابن ماجہ میں ابویوب وجابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے“ عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ”تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔“ (۴) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالماء، الحدیث: ۳۵۵، ص ۲۴۹۹۔

**حدیث ۲:** ابوداؤد وابن ماجہ و یحییٰ بن عرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”یہ پاخانے جن اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔“

**أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ** (۵) ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحدیث: ۶، ص ۱۲۲۳۔

**حدیث ۳:** صحیحین میں یہ دعایوں ہے۔

**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ** (۱) ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، الحدیث: ۱۴۲، ص ۱۵۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

**حدیث ۴:** ترمذی کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے سرخ میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (۲) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما ذكر من التسمية عند



**حدیث ۵:** ترمذی وابن ماجہ وداری ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: **”غُفْرَانُكَ“** (3) ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء، الحدیث: ۷، ص ۱۶۳۰۔ ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

**حدیث ۶:** ابن ماجہ کی روایت اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَاْفَانِي** (4) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطهارة، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء، الحدیث: ۳۰۱، ص ۲۴۹۵۔

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔

**حدیث ۷:** حسن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے:

**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ مِنْ بَطْنِي مَا يَضُرُّنِي وَأَبْقَى فِيهِ مَا يَنْفَعُنِي** (5) ”الحسن الحصین“ ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

**حدیث ۸:** متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب پاخانہ کو جواز تو قبلہ کو نہ مونہہ کو نہ پیٹھ، اور عضو تناسل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔“ (6) ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب النہی عن الاستنجاء بالیمین، الحدیث: ۱۵۳، ص ۱۶۔

”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب لاستقبل القبلة... إلخ، الحدیث: ۱۴۴، ص ۱۵۔

**حدیث ۹:** ابوداؤد و ترمذی و نسائی اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے، انگلی اُتار لیتے (1) ”جامع الترمذی“، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء فی نقش الخاتم، الحدیث: ۱۷۴۶، ص ۱۸۳۰، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

**حدیث ۱۰:** ابوداؤد و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تا وقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (2) ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء فی الاستنار عند الحاجة، الحدیث: ۱۴، ص ۱۶۳۰۔

**حدیث ۱۱:** ابوداؤد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (3) ”سنن أبي داود“، کتاب الطهارة، باب التحلي عند قضاء الحاجة، الحدیث: ۲، ص ۱۲۲۳۔

**حدیث ۱۲:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گو براور ہڈیوں سے استنجانہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء فی کراهية ما يستنجي به، الحدیث: ۱۸، ص ۱۶۳۱۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ (5) ”سنن أبي داود“، کتاب الطهارة، باب ما نهى عنه أن يستنجي به، الحدیث: ۳۹، ص ۱۲۲۵۔

**حدیث ۱۳:** ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نے فرمایا: ”کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔“

(6) ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ۲۷، ص ۱۲۲۴۔

**حدیث ۱۴:** ابو داود و نسائی عبد اللہ بن عمرؓ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (7) ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في المحر، الحديث: ۲۹، ص ۱۲۲۴۔

**حدیث ۱۵:** ابو داود و ابن ماجہ معاذ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ”تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔“ (8) ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ۲۶، ص ۱۲۲۴۔

**حدیث ۱۶:** امام احمد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔ (9) ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ما جاء في النهي عن البول قائما، الحديث: ۱۲، ص ۱۶۳۰۔

**حدیث ۱۷:** امام احمد و ابو داود و ابن ماجہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”وہ شخص پاخانہ کو جائیں اور سرسٹر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔“ (1) ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الخلاء، الحديث: ۱۵، ص ۱۲۲۳۔

**حدیث ۱۸:** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ”کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) معذّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا،“ پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ”اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف (2) (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۳۱ منہ) ہو۔“ (3) ”صحیح البخاری“، كتاب الوضوء، الحديث: ۲۱۸، ص ۲۰۔

## استنباط کے متعلق مسائل

**مسئلہ ۱:** جب پاخانہ پیشاب کو جائے، تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُبْثِ وَالْعَبَاثِ

پھر بایں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُوْذِنِیْ وَاَمْسَکْ عَلَیْ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔ (4) ”رد المحتار“، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب

فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۵۔

**مسئلہ ۲:** پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہونہ پیٹھ، اور یہ حکم عام ہے،



چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں، اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۸۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ج ۱، ص ۵۰۔

**مسئلہ ۳:** بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا مونہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۰۔

**مسئلہ ۴:** پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونہ ہونہ بیٹھ، یوہیں ہو ا کے رخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج ۱، ص ۶۱۰، ۶۱۲۔

**مسئلہ ۵:** کونیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے، یا پانی میں، اگر چہ بہتا ہوا ہو، یا گھاٹ پر، یا پھلدار درخت کے نیچے، یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو، یا سایہ میں، جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں، یا قبرستان، یا راستہ میں، یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے، یوہیں جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو، وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (2) المرجع السابق، ص ۶۱۱-۶۱۳۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰۔

**مسئلہ ۶:** خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھارا اونچی جگہ گرے، یہ ممنوع ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج ۱، ص ۶۱۲۔

**مسئلہ ۷:** ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں، پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر زم کر لے، یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰۔

**مسئلہ ۸:** کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول، یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے، یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔ (5)

المرجع السابق، و "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج ۱، ص ۶۱۳۔

**مسئلہ ۹:** جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے، اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے، اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** نہ کہے، دل میں کہہ لے، اور بغیر ضرورت اپنی شرم نگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاہت کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بوا سیر کا اندیشہ ہے، اور پیشاب میں نہ تھو کے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکارے، نہ بار



بارادھر اُدھر دیکھیے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے، جب قطروں کا آنا متوقف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے، اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھو لے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ دِينِ الْإِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط۔ (1) (اللہ کے

نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے، جن پر نہ خوف ہے اور نہ غم کریں گے۔ ۱۲) پھر درہنہ ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹنا اونچا رکھے کہ مچھلیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلارکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے، اور اگر موسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَالْإِسْلَامَ نُورًا وَقَائِدًا وَذَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَالِى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحْصِ ذُنُوْبِيْ۔ (2)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰۔ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنحاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۔ حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے

والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھا اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔ ۱۲

**مسئلہ ۱۰:** آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے، اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸۔

**مسئلہ ۱۱:** آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر وہوذا النامستحب ہے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸۔

**مسئلہ ۱۲:** ڈھیلوں کی کوئی تعداد متعین سنت نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنت ادا ہوگئی، اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

(1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸۔



**مسئلہ ۱۳:** ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا۔ (2) المرجع السابق .

**مسئلہ ۱۴:** کنکر، پتھر، پھنسا ہوا کپڑا، یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے، اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المصنعي... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۱.

**مسئلہ ۱۵:** پرانی دیوار سے استنجا کے ڈھیلے لینا جائز نہیں، اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

**مسئلہ ۱۶:** ہڈی اور کھانے اور گو براور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (4) "ردالمحتار" و "رد

المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المصنعي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۵.

**مسئلہ ۱۷:** کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابو جہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (5) "ردالمحتار"،

کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المصنعي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۶.

**مسئلہ ۱۸:** داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔

(6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰.

**مسئلہ ۱۹:** آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔ (7) المرجع السابق،

ص ۴۹.

**مسئلہ ۲۰:** جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ (8) المرجع السابق، ص ۵۰.

**مسئلہ ۲۱:** پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے، کہ گرمی کے موسم میں پہلا

ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو، اور جاڑوں میں

پہلا پیچھے سے آگے کو، اور دوسرا آگے سے پیچھے کو، اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

**مسئلہ ۲۲:** عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2) "نورالایضاح"، کتاب الطہارۃ، فصل في

الاستنجاء، ص ۱۰.

**مسئلہ ۲۳:** پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے، بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس

رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو، مستحب ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل

الثالث، ج ۱، ص ۴۸.



**مسئلہ ۲۴:** پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا، یا پھر آئے گا، اس پر استبراء (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے، یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے، یا دھننے پاؤں کو بائیں اور بائیں کودھنے پر رکھ کر زور کرنے، یا بلندی سے نیچے اترنے، یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے، یا کھنکارنے، یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے، اور استبراء اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی، مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے، اور یہ استبراء کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد، فارغ ہونے کے، تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹. و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب: فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۴.

**مسئلہ ۲۵:** پاخانہ کے بعد پانی سے استنجہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا سرانہ لگے، اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر جو اس سے متصل ہے، اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.

**مسئلہ ۲۶:** ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔ (6) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۷:** عورت ہتھیلی سے دھوئے، اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔ (7) المرجع السابق.

**مسئلہ ۲۸:** طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے، مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (1) "الفتاویٰ

الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.

**مسئلہ ۲۹:** جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے، دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں، مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے، اور مرض کا بھی احتمال ہے۔ (2) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۰:** روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔ (3) المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۱:** مرد لُجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کرادے، اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر، اور بی بی نہ ہو، یا عورت کا شوہر نہ ہو، تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کر سکتے، بلکہ معاف ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹. و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب: إذا دخل المستنحي فی ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۷.

**مسئلہ ۳۲:** زمر شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے (5) "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۵۸.

"الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیث)، کتاب الطہارۃ، فی ضمن الرسالة: النور والنور لاسفار الماء المطلق، ج ۲، ص ۴۵۲. اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو



**مسئلہ ۳۳:** وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

**مسئلہ ۳۴:** طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے،

اسراف میں داخل ہے۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الجديدة)، کتاب الطہارۃ، باب الاستنجاء، ج ۴، ص ۵۷۵، ملخصاً۔

قد تم بحمد الله سبحانه و تعالى هذا الجزء في مسائل الطهارة وله الحمد اولاً و اخراً و باطنا و ظاهراً كما يحب ربنا و يرضى وهو بكل شيء عليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و صلى الله على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد و آله و صحبه و ابنه و ذريته و علماء ملته و اولياء امته اجمعين امين و الحمد لله رب العلمين. وانا الفقير المفتقر الى الله الغنى ابو العلا امجد على الاعظمى غفر الله له ولوالديه. امين



## تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل

امام اہلسنت، ناصر دین و ملت، محی الشریعہ کاسر الفتنہ، قامع البدع، مجدد المائتہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی و سندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضہم و برکاتہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط۔ الحمد للہ و کفی علی عبادہ الذین اصطفیٰ لاسیما علی الشارح المصطفیٰ و مقتفیہ فی المشارع اولی الطہارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہار شریعت** تصنیف لطیف اخئی فی اللہ ذی الجود و الجاہ و الطبع السلیم و الفکر القویم و الفضل و العلیٰ مولانا ابوالعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب و المشرّب و السکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنى مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجحہ محققہ منجہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولوی عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروغ تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین۔

والحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین امین ۱۲۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبہا و آلہ الکرام افضل الصلوٰۃ و التحیۃ امین۔



# مأخذ ومراجع كتب احاديث

نمبر شمار	نام كتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالك بن انس السجى، متوفى ١٤٩هـ	دارالمعرفة، بيروت
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفى ٢٤١هـ	دارالفكر، بيروت
3	صحیح البخاري	امام ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بخارى، متوفى ٢٥٦هـ	دارالسلام، رياض
4	صحیح مسلم	امام ابو الحسين مسلم بن حجاج قشیری، متوفى ٢٦١هـ	دارالسلام
5	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه، متوفى ٢٤٣هـ	دارالسلام
6	سنن أبی داود	امام ابو داود سليمان بن اشعث سجستانی، متوفى ٢٤٥هـ	دارالسلام
7	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفى ٢٤٩هـ	دارالسلام
8	سنن الدار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفى ٢٨٥هـ	مدينة الاولیاء، ملتان
9	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفى ٢٩٢هـ	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
10	سنن النسائي	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شيعب نسائي، متوفى ٣٠٣هـ	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
11	صحیح ابن خزيمة	امام محمد بن اسحاق بن خزيمة، متوفى ٣١١هـ	المكتب الاسلامی، بيروت
12	الجم الأوسط	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفى ٣٢٠هـ	دارالكتب العلمية، بيروت
13	الجم الكبير	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفى ٣٢٠هـ	دارالكتب العلمية، بيروت
14	شعب الإيمان	امام ابو بكر احمد بن حسين يهتي، متوفى ٣٥٨هـ	دارالكتب العلمية، بيروت
15	الترغيب والترهيب	امام زكي الدين عبد العظيم بن عبد القوي منذري، متوفى ٦٥٦هـ	دارالكتب العلمية، بيروت
16	مشكاة المصابيح	شيخ ولي الدين تمريزي، متوفى ٤٢٢هـ	دارالفكر، بيروت



## کتاب فقہ (حتیٰ)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	بدائع الصنائع	علامہ علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دار الفکر، بیروت
3	الفتاویٰ الخانیہ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
4	الھدلیہ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار الاحیاء التراث العربی
5	النجیس والمزید	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	باب المدینہ، کراچی
6	مزیہ المصلي	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
7	تبیین الحقائق	علامہ فخر الدین عثمان بن علی، متوفی ۷۴۲ھ	کوئٹہ
8	شرح الوقایہ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
9	الفتاویٰ التاریخیہ	علامہ عالم بن العلاء انصاری دہلوی، متوفی ۷۸۲ھ	باب المدینہ، کراچی
10	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
11	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
12	الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام	علامہ احمد بن فراموز ملّا خسرو، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی



13	غنية متملي شرح منية المصلي	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
14	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	کونہ
15	الفتاویٰ زینیہ	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	باب المدینہ، کراچی
16	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
17	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفہ، بیروت
18	النہر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کونہ
19	حاشیہ الشلبیہ علی تبیین الحقائق	علامہ احمد بن محمد شلبی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
20	نور الایضاح و مرآتی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
21	مجمع الأنهر	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۷۸ھ	کونہ
22	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت
23	الفتاویٰ الہندیہ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ و علمائے ہند	کونہ
24	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت
25	حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کونہ



26	الفتاوى الرضوية  (الجديدة)	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ  رضا فاؤنڈیشن، لاہور
27	جد الممتار	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ  ہند